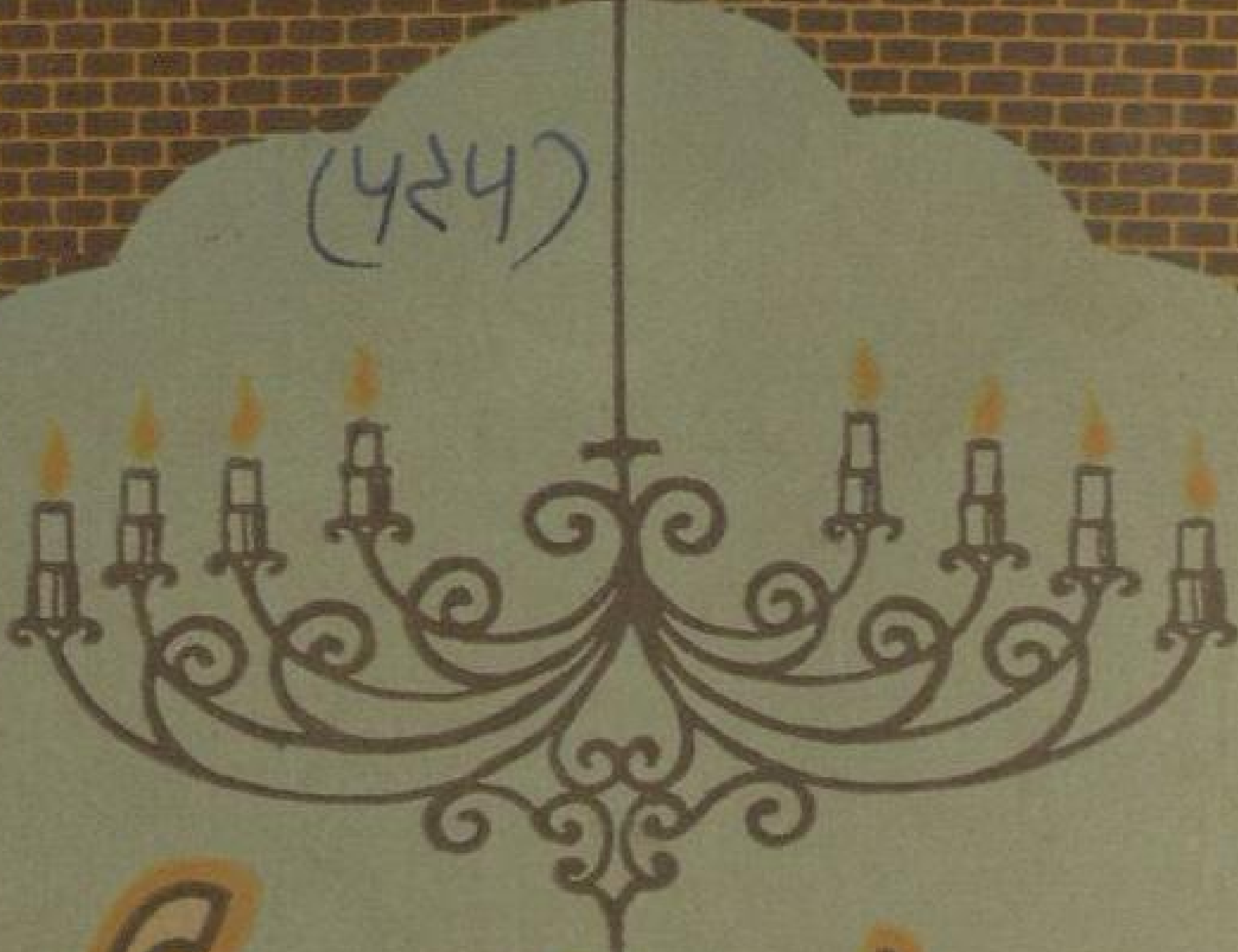
رویائے صالحہ

عبدالمجید صدیقی

۷۸۶



رویائے صالحہ

(پاکیزہ خواب)

حصہ اوّل

از

محمد عبد المجید صدیقی

ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

مکتبہ مشکوٰۃ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ (حدیث شریف)

رویائے صالحہ (حصہ اوّل)

از

محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

"المکتبہ شکوریہ" راولپنڈی
کتاب ۱

ناشر

عبد المجید سنز

ہیڈ آفس "عبد الشکور منزل" ۱۹۵ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

سب آفس: ۲۸ امرت دھارا بلڈنگ - ریلوے روڈ - لاہور

نوٹ

جو کوئی اس کتاب کو بغیر اجازت ناشر شائع کرے گا۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

مطبوعہ پاکستان ٹائمز پریس لاہور

بار اوّل

سن اشاعت اکتوبر ۱۹۶۳ء

قیمت۔ ایک روپیہ ۵۰ پیسے کتاب نیوز پرنٹ پر۔
دو روپیہ ۲۵ پیسے کتاب اچھے کاغذ پر۔

۳ روپے سفید کاغذ
۲ روپے نیوز پرنٹ

ناشر
عبدالمجید سنز

معنون

مرضیہ خاتون مرحومہ بی اے کے نام
جو اس یادگار کتاب کی تالیف میں میرے
لئے اوّلین محرّک ثابت ہوئیں۔

محمّد عبدالمجید صدّیقی

نوٹ

اس کتاب کے صفحہ ۲۵۹ کو مہربانی
فرما کر پڑھنا نہ بھولیئے۔

دیباچہ

آج سے قریب ۳۳½ سال قبل ایک بار جب میری اہلیہ کو خواب کی صورت میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور مجھ سے انہوں نے ذکر کیا تو معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ ایک ایسی کتاب قلمبند کر دوں جس میں ان بزرگوں کے تمام خواب کہ جن میں ان کو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت بصورت رؤیا ہوئی ہے اکٹھے کر دیے جائیں تو میرے اس خیال کی میری اہلیہ نے تائید کی اور مجھے شوق دلایا کہ اس دلچسپ مفید اور نئے قسم کے کام کو کر ڈالوں مگر پھر دنیا کے دھندوں نے مجھے ایسا گرفتار کیا کہ میرے ذہن سے یہ بات اتر گئی اور اس وقت ہوش آیا جب یکم اگست ۱۹۶۱ء کو میری اہلیہ مرضیہ خاتون مرحومہ مغفورہ اس دارِ فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کی ایک مقبول بندی تھیں جن کو اپنی مختصر ۴۳ سالہ زندگی میں کئی مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آخری زیارت ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کو ہوئی یہ خواب گویا ان کی موت کی پیش گوئی تھی جس نے تین ہفتہ بعد عملی جامہ پہن لیا۔ مرحومہ نے اپنی موت کا جس شان سے استقبال کیا اس دور میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ چونکہ یہ ایک مستقل مضمون ہے بس اس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ ایک دوسری کتاب کے اندر جلد پیش کروں گا۔

مرحومہ نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ قبل چونکہ اسی قسم کا ایک خواب دیکھا

تھا پس ان کے انتقال کے دو تین ہفتہ بعد میں نے یہ کام شروع کر دیا۔ دو سال متواتر انتھک محنت کی جس میں بلا مبالغہ آٹھ دس ہزار کتابوں کے لاکھوں اوراق کی ورق گردانی کی۔ "رویائے صالحہ" کی پہلی جلد جس میں ایک سو خواب بمعہ حوالہ جات بیان ہیں آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ ایسی کئی جلدیں انشاء اللہ تعالےٰ سلسلہ وار آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

مجھے یقین کامل ہے ان کتب کے مطالعہ سے جو اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں اپنی قسم کا پہلا مواد پیش کر رہی ہیں قارئین کو بہت فائدہ ہوگا اور ہم میں سے بہت سے اپنی زندگیاں اسلام کے اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت جیسی گراں مایہ دولت کے حصول کے لئے شرطِ اوّل ہے اور کیا عجب کہ کل وہ بھی اس دولتِ بے بہا سے نواز دیئے جائیں!

میں نے کوئی نیا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ بکھری ہوئی دولت یا اوراق کے اندر مدفون خزانہ کو سمیٹ کر ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے البتہ حیرت اس بات پہ ہے کہ اس قدر اہم کام کو اتنی طویل مدت کے باوجود کسی نے انجام دینے کی سعی کیوں نہیں کی۔ لبا اوقات یہ سوچ کر گھبرا جاتا ہوں کہ اس کام کو انجام دے کر کہیں میں نے کوئی غلطی تو نہیں کی اس لئے کہ جو عظیم المرتبت بزرگ اور علم وادب کے آفتاب ومہتاب یہ دنیا دیکھ چکی ہے ان کے مقابلہ میں میری حیثیت تو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہے اور جب انہوں نے یہ کام نہ کیا تو میں اس کام کو کرنے والا کون؟

بہر حال نیک نیتی، خلوص اور خدمت میرے اس کام کی اساس ہے۔ "خوابوں کے متعلق" اس عنوان کے تحت آپ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں صحیح احادیث، آپؐ کی زیارت کے سلسلہ میں جید علمائ اور بزرگوں کی آرا اور آپؐ کی زیارت سے مشرف ہونے کے واسطے ایک مجرب اور آزمودہ وظیفہ ملے گا۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو ان کتب سے فائدہ پہنچائے اور مجھ سراپا تقصیر کی مغفرت کے واسطے کاش یہ کوشش وسیلہ بن جائے۔

طالب رحمت

محمد عبدالمجید صدیقی

۱۴ اگست ۱۹۶۳ء

مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ لاہور

خوابوں کے متعلق

مسلم کا خواب حق ہے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات (یعنی نبوت میرے بعد ختم ہو جائے گی اور آئندہ ہونے والے واقعات کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مبشرات کے سوا باقی نہ رہے گا) صحابہ کرامؓ نے پوچھا مبشرات کیا ہیں آپؐ نے فرمایا "اچھے خواب" (یعنی خوشخبری دینے والے خواب) امام بخاریؒ اور امام مالکؒ نے اس روایت میں جو حضرت عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپؐ نے اچھے خواب کے بعد یہ الفاظ فرمائے تھے "وہ اچھے خواب جن کو مسلمان آدمی اپنے لئے دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھے"۔ (بخاری و مسلم)

اچھے خواب کی فضیلت حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضور صلعم کو خواب میں دیکھنا حق ہے حضرت ابی قتادہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی سچا خواب دیکھا اور مجھی کو دیکھا) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (حقیقت میں) مجھ کو ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ جلد بیداری کی حالت میں مجھ کو دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا (بخاری و مسلم)

اچھا برا خواب

حضرت ابی قتادہ رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب خدا کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے پس جو شخص کوئی پسندیدہ خواب دیکھے اس کو صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے اس کو محبت ہو اور جو شخص برا خواب دیکھے تو خدا کے ذریعہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور شیطان سے بھی پناہ مانگے اور تین بار تھتکار دے اور کسی سے اس خواب کو بیان نہ کرے اس طرح وہ خواب اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ بائیں جانب تین بار تھتکار دے اور خدا کے ذریعہ شیطان سے تین بار پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کر دے جس پر اس نے خواب دیکھا تھا (مسلم)

جھوٹا خواب بیان کرنا بڑا جھوٹ ہے

حضرتِ ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) (بخاری)

رویائے صالحہ کے متعلق علماء و بزرگوں کی آراء

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رح

فرماتے ہیں البلاغ المبین خاتم النبیین کے اندر کہ خواب یا استغراقِ مثلِ خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا بلاشبہ انسان کے دل کو منوّر کرنے والی چیز ہے لیکن وساوسِ شیطانی کی وجہ سے محققّین اہلِ سلوک رحمہم اللہ نے اس کے لئے بہت سی شرائط مقرر کر دی ہیں اور لکھا ہے کہ صرف وہ زیارت معتبر اور صحیح ہے جس میں آپ کی آخر کی شکل نظر آئے جبکہ تقریباً بیس بال سر مبارک اور ریش مبارک میں سفید ہو چکے تھے۔

مشکوٰۃ (کتاب الرؤیا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُسے یقین رکھنا چاہیئے کہ مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا" اور "جس نے مجھے دیکھا بلاشبہ اس نے سچ مچ مجھی کو دیکھا"۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص نے آپؐ کو خواب میں دیکھا اس نے واقعی آپؐ ہی کو دیکھا کیونکہ کذب و بطلان کو آپؐ کی ذات میں دخل نہیں اور وساوس شیطانی سے آپؐ کی ذات والاصفات بالاتر ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ قوتِ تصرف رکھنے کے باوجود شیطان آپؐ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا علماء کرام نے اس چیز کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ آپؐ کے سوا کسی دوسرے شخص کو یہ خصوصیت حاصل نہیں اور آپؐ کے سوا ہر بڑے سے بڑے شخص کی صورت شیطان اختیار کر سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے متعلق تین خیال پائے جاتے ہیں۔

ایک یہ کہ جو شخص آپؐ کو آخری عمر کے مخصوص حلیہ مبارک کے ساتھ دیکھے صرف اس کا خواب صحیح ہے دوسرا یہ کہ جوانی ادھیڑ یا آخری عمر کی شکلوں میں سے جو شکل بھی دیکھے صحیح ہے تیسرا خیال جو سب سے مشکل اور تنگ ہے اس میں یہ قید لگائی گئی ہے کہ صرف وہ صورت صحیح ہوگی جو رحلت کے وقت تھی جبکہ آپؐ کے سر مبارک اور ریش مبارک میں تقریباً بیس بال سفید ہو چکے تھے۔

حماد بن زیدؓ سے منقول ہے کہ مشہور معبّر علامہ ابن سیرینؓ کا معمول تھا کہ جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا واقعہ آپ سے بیان کرتا تو آپ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ دریافت فرماتے جو خواب

میں دیکھا تھا اگر وہ خاص حلیہ بیان کرتا جو علامہ ابن سیرینؒ کے نزدیک درست تھا تو تصدیق کرتے ورنہ فرما دیتے کہ تم نے کسی اور شخص کو دیکھا ہے۔

بعض محققین کا قول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے خواب میں سنا ہوا کلام آپؐ کی سنت کی کسوٹی پر پرکھنا چاہیئے اگر موافق نظر آئے تو تصدیق کرے ورنہ بیان کنندہ کی سماعت کا نقص سمجھنا چاہیئے۔

حضرت شیخ عبدالحق شاہ محدث دہلویؒ نے مفتی عبدالوہابؒ سے سنا کہ بلادِ مغرب کے ایک فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے شراب پینے کا حکم فرما رہے ہیں مشائخ وقت کے سامنے اس خواب کو پیش کیا گیا تو ہر شخص نے اپنی عقل کے مطابق اس کی تاویل کی ان دنوں مدینہ منورہ میں ایک بزرگ شیخ محمد بن عراقؒ رہتے تھے جو سنت کے نہایت شائق اور پابند تھے۔ جب استفتاء آپ کی نظر سے گذرا فرمایا "بیان کنندہ کی سماعت کا قصور نظر آتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَاتَشْرَبِ الْخَمْرَ (شراب مت پیو) فرمایا ہوگا مگر اس نے لَاتَشْرَبْ (مت پیو) و اِشْرَبْ (پیو) سمجھ لیا"۔

اور بعض علماء نے فرمایا کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں شیطان نے ایک دفعہ قرآن مجید پڑھتے وقت آپؐ کی آواز میں آواز ملا کر لوگوں کو دھوکا دیا تھا اسی طرح ممکن ہے کہ اس نے خواب میں بھی فقیر کو مغالطہ دیا ہو حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بولے بھی نہ ہوں اور اس فقیر نے شیطان کی آواز کو آپؐ کی آواز سمجھ لیا ہو۔ ہمارے نزدیک یہی درست ہے۔

اس صورت میں تاویل کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔ غرض اس زندگی میں آخری لمحہ تک شیطان سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے اور اس راہ پہ چلنا چاہیے جس میں شرک کا شبہہ تک نہ ہو۔

غور فرمائیے جہاں بڑے بڑے متقی اور عالم دھوکہ کھا گئے اور بزرگانِ دین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت تک میں اندیشہ ظاہر کیا وہاں دوسروں کی نسبت کیا عندالرحمٰن کی صورت شیطان ہر وقت اختیار کر کے دھوکہ دے سکتا ہے اور یہ بات کچھ مشکل بھی نہیں کیونکہ ہمزاد تو ہر شخص کا اس کی موت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ اس کی موت کسی روایت سے ثابت نہیں۔ اور سب کو چھوڑیں تمام شیاطین کے سردار ابلیس کی زندگی تو قیامت تک قرآن مجید سے ثابت ہے پھر ایسی حالت میں ابلیس اور اس کے ساتھیوں سے بچنے کی سوا اس کے کیا صورت ہے کہ کتاب و سنت پر عمل کیا جائے اور زندگی کے ہر گوشہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے۔

قرآن مجید میں آیا ہے فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝
(خدا کی طرف دوڑو میں اس کی طرف سے اعلانیہ ڈرانے والا بن کر آیا ہوں)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ کے درمیان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے متعلق اختلاف تھا شاہ عبدالعزیزؒ تو یہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص خواب میں

دیکھے اور دل گواہی دے کہ آپؐ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو خواہ کسی شکل میں دیکھے اس نے آپؐ ہی کو دیکھا اور شاہ رفیع الدینؒ فرماتے تھے کہ جو صورت آپؐ کی واقعی تھی اگر اس میں بال برابر بھی فرق ہے تو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا مثلاً آپؐ کے بیس سفید بال تھے اور دیکھنے والے نے اکیس دیکھے تو اس نے آپؐ کو نہیں دیکھا اور اس کی دلیل یہ بیان فرماتے تھے کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زمانہ میں کوئی شخص آپؐ کو خواب میں دیکھنے کا دعوٰے کرتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس سے حلیہ دریافت کرتے اور بغیر اس کے تصدیق نہ فرماتے تھے۔

حضرت شاہ اسحاقؒ کا اس مسئلہ میں ایک تیسرا مسلک تھا وہ یہ فرماتے تھے کہ اگر دیکھنے والے نے آپؐ کو اس زمانہ کے اتقیاء کی وضع میں دیکھا تو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اگر اس وضع کے خلاف وضع میں دیکھا تو آپؐ کو نہیں دیکھا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جن نفوس قدسیہ و مبارکہ نے حیات مبارک میں شرف صحبت و مکالمت حاصل کیا اور انوار نبوت سے ظاہراً و باطناً مستفید ہوئے وہ صحابی ہیں۔ اگر یہ شرف کثرت کے ساتھ حاصل ہوا تو صحابہ کبار میں شمار ہے اور جو گاہے ماہے یا صرف ایک بار ایسا اتفاق ہوا تو وہ معمولی صحابی ہیں۔ دنیا کے تمام قطب و ابدال علماء و فضلاء اصحاب حال و ارباب قال حفاظ و قراء محدثین

و مجتہدین اگر جمع کئے جائیں تو ان سب کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہو سکتی جو ایک معمولی صحابی کو بلاواسطہ اکتساب انوار رسالت و شرف صحبت کی وجہ سے حاصل ہے آپ کو خواب میں دیکھنے والا اجزائے نبوت کے چھیالیسویں حصہ سے بہرہ ور اور عالم مثال میں شرف صحابیت سے مشرف و ممتاز ہوتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے یہ دولت بیدار بار بار اس کے حصہ میں آتی ہے تو اس کا شمار مثالی صحابہ کی قسم اول میں ہے ورنہ معمولیت تو کہیں گئی ہی نہیں جو خود اپنی حالت میں تمام تشریفات عالم سے افضل و اعلیٰ ہے اس کے بعد خود سمجھ لیجیے کہ زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شے ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں مشرف ہونے کیلئے ایک مجرب وظیفہ

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت ابراہیم تیمیؒ سے فرمایا جو یہ نماز پڑھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں مشرف ہو۔ ترکیب یہ ہے: نماز مغرب سے عشا تک نفل پڑھو کسی سے کلام مت کرو دھیان نماز ہی میں رکھو ہر دو نفل کے بعد سلام پھیرو اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) اور تین بار سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) پڑھو اور جب نماز عشا سے فارغ ہو تو اپنے مکان چلے جاؤ اور کسی سے کلام نہ کرو اور دو رکعتیں مکان پہنچ کر پڑھو۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار اور بعد سلام سات بار درود شریف اور سات بار سوم کلمہ تمجید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَااِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ (اے زندہ اے توانا اے بزرگی بڑائی والے اے اگلوں پچھلوں کے معبود اے دنیا و آخرت کے مہربان اور رحمت والے اے پروردگار اے رب اے مالک اے معبود اے اللہ اے خدا) پھر خوشبو لگائے صاف کپڑے پہنے رو بقبلہ درود شریف پڑھتے سو جاؤ۔ اگر پہلی شب زیارت نصیب ہو جائے تو فبہا ورنہ سات رات تک پڑھو (بصورت مجبوری یہ وظیفہ گھر پر بھی پڑھا جا سکتا ہے) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیکھا مجھے ساتھ ایمان کے حرام ہوئی اس پر آتش دوزخ اور جس نے دیکھا مجھے خواب میں تو گویا دیکھا بیداری میں اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا (وظیفہ) کی وحی ہوئی تھی تو آپ نے یہ ایک شخص کو تعلیم فرمائی تھی تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں موجود تھا۔ فرمایا کہ بعض لوگوں نے جو اس عمل کو کیا (حضرت ابو طیبہ کرز بن دبیرہؒ جو ابدالِ وقت تھے اور دوسرے کئی بزرگ اس نماز کو ہر شب پڑھا کرتے تھے) تو خواب میں دیکھا کہ جنت میں داخل کئے گئے اور وہاں انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اور اسی جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف یاب ہوئے اور آپ نے ان سے گفتگو فرمائی اور تعلیم فرمائی۔
حضرت ابراہیم تیمیؒ نے اس وظیفہ پر عمل کیا اور پہلی ہی بار کامیاب ہو گئے

آپ کا خواب اس کتاب کے اندر صفحہ نمبر ۳۲ تا ۳۶ پہ بیان کیا گیا ہے۔

مجھ بندۂ ناچیز نے بھی ۱۹۲۶ء میں جبکہ میری عمر ۱۲ سال کی تھی اس وظیفہ کو پڑھا اور تیسری ہی شب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت با برکت سے خواب میں مشرف ہوا۔ یہ خواب میری زندگی کا سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہے جو انشاءاللہ تعالیٰ کسی مناسب موقع پہ بیان کیا جائے گا۔

حقیر فقیر

محمد عبدالمجید صدیقی

اظہارِ تشکر

گو "رویائے صالحہ" کے مختلف حصوں کی تکمیل و ترتیب کے سلسلہ میں میں نے کسی دوسرے شخص کو تکلیف نہیں دی پھر بھی یہ سخت ناانصافی ہو گی اگر میں واضح الفاظ میں اعتراف نہ کروں کہ پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے عملے کے فیاضانہ اشتراک و اتحاد کے بغیر میرے لیے اس کام کو پورا کرنا ممکن نہ تھا۔ ملک کی اس عظیم الشان لائبریری کے عملے کے ہر چھوٹے بڑے کارکن کا میں تہ دل سے شکر گذار ہوں۔

اپنے حسب ذیل احباب کا بھی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے "رویائے صالحہ" حصہ اول کی تیاری کے سلسلہ میں برابر میری ہمت افزائی فرمائی:-

حافظ ظہیر الاسلام فاروقی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

حافظ محمد شمیم دارثی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

حکم قریشی صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان لاہور

مسعود جاوید صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

رشید مرتضی قریشی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

بشیر احمد فاروقی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

خان محمد یونس خان صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

محمد عبد الصمد ہاشمی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان لاہور

ایم ای، خان صاحب۔ مغلپورہ۔ لاہور
حاجی سیٹھ محمد اسحاق صاحب صدر انجمن تعمیر ملت رجسٹرڈ ریلوے روڈ لاہور

میں اپنے والد بزرگوار الحاج مولوی محمد عبد الشکور صدیقی صاحب طالب اکبر آبادی ایم اے۔ بی ٹی۔ ایل ایل بی سابق پرنسپل شعیب محمدیہ اینگلو اورینٹل کالج آگرہ (حال وکیل راولپنڈی) کا خصوصی طور پر ممنون ہوں۔ آپ نے نہایت دلچسپی کے ساتھ اس کتاب کے مسودہ کا مطالعہ فرما کر مفید مشورہ جات عنایت فرمائے۔

احقر

محمد عبد المجید صدیقی

فہرست خواب

نمبر خواب	کس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۲۷	ملک شاہ رح	نظام الملک طوسی صفحہ ۱۳۳	۶۴
۲۸	حضرت قاضی عیاض مالکی اندلسی کے بھتیجے	کتاب الشفاء کا اردو ترجمہ صفحہ ۶ تا ۷	۶۵
۲۹	غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح	تلخیص القلائد	۶۶
۳۰	حضرت رضی الدین حسن بن حسن صنعانی رح	اردو ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۴۸۶	۶۷
۳۱	محمد بن حسن اجیمی رح	نوادر الحسنین صفحہ ۶۰	۶۹
۳۲	سلطان شمس الدین التمش رح	سیر العارفین	۷۰
۳۳	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	سیر الاقطاب	۷۲
۳۴	احمد ابو مطرف رح	اردو ترجمہ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ حصہ اول صفحہ ۲۳	۷۳
۳۵	حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رح	ہفتاد اولیاء صفحہ ۲۱۴	۷۴
۳۶	شیخ حسام الدین بدایونی رح	تذکرۃ الواصلین	۷۵
۳۷	سلطان ابراہیم رح	لطائف الاشرفی حصہ اول صفحہ ۱۰ تا ۱۱	۷۶
۳۸	حضرت امیر خسرو رح	تواریخ الاولیاء ۳۲۲	۷۸
۳۹	ابو محمد عبداللہ بن اسعد یافعی رح	محاسن الحسنین صفحہ ۸	۷۹
۴۰	محمد بن عنان رح	تواریخ الاولیاء صفحہ ۲۶۳	۸۱

نمبر خواب	جس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۴۱	شیخ محمد ابوالمواہب شاذلیؒ	نعمت عظمیٰ جلد سوم صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۳	۸۲
۴۲	شیخ محمد ابوالمواہب شاذلیؒ	نعمت عظمیٰ جلد سوم صفحہ ۳۰۰	۸۳
۴۳	غیاث الدینؒ	تذکرہ اولیائے ہند جلد سوم صفحہ ۲۰	۸۴
۴۴	حضرت شیخ ابوموسیٰ زربونی رحؒ	انوار الشریفہ فی نکات الکلمۃ الطیبہ حصہ اول صفحہ ۱۹۴	۸۵
۴۵	اسماعیل بن احمدؒ	احیاء المحتاج صفحہ ۱۸۱	۸۶
۴۶	محمد بن زینؒ	البراہین القاطعہ ۲۲۲	۸۷
۴۷	دو بھائی	نزہۃ المجالس کا اردو ترجمہ خیر المونس حصہ دوم صفحہ ۱۸۱	۸۸
۴۸	شیخ سلیمان بن عفان المندوی الدہلوی رح	اخبار الاخیار صفحہ ۱۴۴	۹۰
۴۹	شیخ یحییٰ مجذوب مکی رح	تذکرہ علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رح صفحہ ۱۰۷	۹۱
۵۰	ایک شخص	نزہۃ المجالس کا اردو ترجمہ خیر المواعظ حصہ دوم صفحہ ۲۲۹	۹۲
۵۱	حضرت خواجہ سنائیؒ	راحۃ القلوب	۹۴
۵۲	ابن سکندہ رح	الذکر الجمیل فی حلیۃ الحبیب الجلیل صفحہ ۱۹۶	۹۵

نمبر خواب	کس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۵۲	العربی الفشالیؒ	"ابریز" کا اردو ترجمہ خزینۂ معارف حصہ اول صفحہ ۱	۹۶
۵۴	حضرت مجدد الف ثانیؒ	مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جلد سوم	۹۷
۵۵	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ	حیات عبدالحق محدث دہلوی صفحہ ۱۱۸	۹۹
۵۶	چودھری وزیر خان زبیری کمبوہؒ	ہفت اولیاء صفحہ ۳۴۴	۱۰۰
۵۷	اورنگ زیب عالمگیرؒ	ہفت اولیاء صفحہ ۴۶۰	۱۰۱
۵۸	حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ	"الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین"	۱۰۲
۵۹	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	فیوض الحرمین صفحہ ۳۶ تا ۳۷	۱۰۳
۶۰	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	فیوض الحرمین صفحہ ۸۱ تا ۸۵	۱۰۵
۶۱	شیخ احمد کھتو گنج بخشؒ	تذکرہ اولیائے دکن جلد اول صفحہ ۴۱۱	۱۰۷
۶۲	حاجی محمد آفندیؒ	محبوب الابرار ترجمہ اردو خزینۃ الاسرار صفحہ ۱۳۶	۱۰۸
۶۳	مولانا حقی نازلیؒ	محبوب الابرار ترجمہ اردو خزینۃ الاسرار صفحہ ۱۳۱	۱۰۹
۶۴	حضرت سید شاہ حمزہ قادری برکاتیؒ	"برکات مارہرہ" صفحہ ۱۴۹	۱۱۰
۶۵	ایک مرید حضرت شاہ فخرالدینؒ دہلویؒ کا	حیاتِ صحابہؓ جلد اول صفحہ ۱۰ تا ۱۱	۱۱۱
۶۶	حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلویؒ	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ صفحہ ۴۱۴	۱۱۲

نمبر خواب	کس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۶۷	ایک شخص	ریاض الفقر معروف بہ دفتر حقیقت صفحہ ۱۷۱	۱۱۵
۶۸	حضرت سلطان نورنگ رح	مناقب سلطانی یعنی حضرت سلطان باہو رح کی مکمل سوانح عمری صفحہ ۵۷	۱۱۷
۶۹	حضرت مولانا کفایت اللہ رح	"الارشاد" صفحہ ۲۲۷ اور "نتائج التقلید" صفحہ ۱۵۶	۱۱۸
۷۰	حضرت شاہ فتح قلندر رح جون پوری	نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ صفحہ ۲۳۴	۱۱۹
۷۱	حضرت شاہ عبداللہ عرف بھیکاجی قادری رح	تذکرہ اولیاء دکن جلد اول صفحہ ۵۲۱	۱۲۰
۷۲	حضرت حاجی امداداللہ	کرامات امدادیہ صفحہ ۴۴	۱۲۱
۷۳	منشی محمد وہاج الدین کانوروی	انفاس القلندریہ صفحہ ۶۵۳	۱۲۲
۷۴	ایک بزرگ	تاریخ مشائخ چشت	۱۲۳
۷۵	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح	حکایات الاولیاء صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۲	۱۲۴
۷۶	حضرت صدیق زماں خواجہ محمد صدیق رح	تذکرہ صدیق زماں حضرت خواجہ محمد صدیق صفحہ ۲۶ تا ۲۷	۱۲۶
۷۷	سید بہاؤالدین رح	تواریخ الاولیاء حصہ دوم صفحہ ۷۶۰	۱۲۹
۷۸	مولانا عبدالرحمن اصفوری شافعی رح	نزہتہ المجالس اردو ترجمہ خیر المونس حصہ دوم صفحہ ۱۸۵	۱۳۰

نمبر خواب	کس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۷۹	حضرت شاہ محمد آفاق رح	رسالہ شہرۂ آفاق	۱۳۱
۸۰	مولانا حاجی فرید الدین خان محدث کاکوروی رح	تراجم علمائے حدیث ہند جلد اوّل صفحہ ۵۱۹	۱۳۲
۸۱	حافظ عبد اللہ غازی پوری رح	تراجم علمائے حدیث ہند جلد اوّل صفحہ ۵۸۴	۱۳۴
۸۲	مولانا مجد الدین المدعو شاہ محمد معصوم نقشبندی بالا پوری رح	تذکرۂ اولیاء دکن جلد دوم صفحہ ۹۴۰	۱۳۵
۸۳	میاں کریم شاہ ولادت رح	لمعات کمالات قادریہ صفحہ ۲۰۴	۱۳۶
۸۴	شیخ اسلم ابن یحییٰ رح	حدائق الحنفیہ صفحہ ۱۶۴	۱۳۸
۸۵	حضرت سائیں توکل شاہ رح	ذکرِ خیر صفحہ ۱۲۶	۱۳۹
۸۶	نور احمد صاحب نور رح	تذکرۂ نوگنبد صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰	۱۴۰
۸۷	مولوی عبد الکریم جنیدی رح	معارف تبرکات خانقاہ صفحہ ۴۵	۱۴۱
۸۸	ایک صاحب	ملفوظات حصہ اوّل مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح صفحہ ۱۱۸	۱۴۲
۸۹	ایک حافظ صاحب	ملفوظات حصہ ہفتم مولانا اشرف علی تھانوی رح صفحہ ۱۸۵	۱۴۳
۹۰	مولانا انوار الحسن کاکوروی رح	حیات اشرف صفحہ ۷۰	۱۴۴
۹۱	ایک صاحب	صدق الرؤیا حصہ دوم بابت ماہ صفر ۱۳۵۵ھ	۱۴۶
۹۲	ایک صاحب	اشرف التواریخ حصہ سوم صفحہ ۱۸۷	۱۴۷

نمبر خواب	کس نے خواب دیکھا	حوالہ جات	صفحہ
۹۳	والد ماجد سید سلیمان ندویؒ	تذکرۂ سلیمان صفحہ ۴۷	۱۴۸
۹۴	اہلیہ سید احمدؒ	نقشِ حیات جلد اوّل صفحہ ۷۰	۱۴۹
۹۵	حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ	نقشِ حیات جلد اوّل صفحہ ۹۲	۱۵۰
۹۶	ایک مولوی صاحب	"خدام الدین" ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۶	۱۵۲
۹۷	ایک ثقہ اور معتبر آدمی	"مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے" صفحہ ۷۴	۱۵۳
۹۸	صوفی عاشق محمد صاحب	"دل کی آواز مخلوق کے لئے" صفحہ ۳۴،	۱۵۴
۹۹	حضرت خواجہ محمد عبدالمجید احمد صاحبؒ (پیر صاحب دیول شریف)	شجرہ عالیہ خضریہ قادریہ	۱۵۶
۱۰۰	مرضیہ خاتون مرحومہ مغفورہ		۱۵۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

روایت صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی نے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو ہنستے نہ دیکھا۔ ابھی چھ ماہ گذرے تھے کہ ایک شب حضرت سیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اباجان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں دیکھا کہ سرہانے کھڑے اِدھر اُدھر ملاحظہ فرما رہے ہیں جیسے کسی کا انتظار ہو۔ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی نگاہ جیسے ہی آپؐ پر پڑی بے تاب ہو کر پکاریں یا ابتا این انت ابا جان آپؐ کہاں ہیں تو آپؐ کے فراق میں دل سوختہ و تن گداختہ ہو رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا بیٹی میں یہاں ہوں اور تمہارا منتظر ہوں۔ ایام فراق گذر چکے اور وقت وصال قریب آیا۔ کل تم قفس عنصری کو خیرباد کہہ کر عالم ارواح میں ہم سے آملو گی۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی اور دوسرے دن آپ کا وصال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(اوراق غم از علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۰۷) (بخاری شریف)

(۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ایک گھر بنایا ہے وہ مجھے بارش سے بچاتا ہے اور دھوپ میں سایہ کرتا ہے اور خدا کی مخلوقات میں کسی نے اس میں میری اعانت نہیں کی (بخاری شریف)

(۴۷)

فتوح الشام اور ناسخ التواریخ میں فتح بصریٰ میں لکھا ہے کہ وہاں کے بادشاہ روماس نے عین میدان جنگ میں چند سوال اسلام کے متعلق حضرت خالدؓ بن ولید سے کئے اور جوابات سن کر خفیہ طور پر مسلمان ہو گیا۔ ہر چند اپنے لشکریوں کو مسلمان ہونے کو کہا مگر کسی نے نہ مانا بلکہ اس کی جگہ دیرجان کو مقرر کر دیا اور جنگ کئی روز ہوتی رہی۔ ایک رات روماس نے کسی تدبیر سے مسلمانوں کو قلعہ میں پہنچا دیا جہاں دیرجان مارا گیا فتح کے بعد روماسؒ کی بیوی حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس آئی اور کہا کہ گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نہایت حسین نورانی چہرہ تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ شام و عراق مسلمانوں کے ہاتھ فتح ہو گئے۔ میں نے پوچھا کہ حضرت آپؐ کون ہیں، فرمایا "محمد رسول اللہ ہوں"۔ پھر مجھے اسلام لانے کو کہا چنانچہ میں مسلمان ہو گئی۔ اس کے بعد آپؐ نے مجھے دو سورتیں قرآن پاک کی سکھائیں۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے کہا کہ کیا وہ سورتیں تم پڑھ سکتی ہو۔ کہا ہاں۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص پڑھ کر سنائیں۔ چونکہ ان کو روماسؒ کے مسلمان ہونے کا حال معلوم نہ تھا اس لئے حضرت خالدؓ بن ولید سے کہا کہ روماس یا تو مسلمان ہو جائے یا پھر مجھے طلاق دیدے تا کہ میں مسلمانوں میں زندگی بسر کر سکوں۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے ہنس کر فرمایا وہ تم سے پہلے مسلمان ہو چکے ہیں یہ سن کر وہ

نہایت خوش ہوئیں۔ ("فیوض الاسلام" ترجمہ جدید "فتوح الشام" از سید ملا محمد واقدی رحمہ اردو ترجمہ از مولانا مولوی بشیر احمد صاحب کتب خانہ اشرفیہ متصل مولوی مسافر خانہ۔ بندر روڈ کراچی ۱؎ صفحہ ۶۵)

(۴)

حارث بدبخت کی نیک بخت بیوی نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کے بعد پسران مسلمؓ یعنی محمدؓ (بڑے صاحبزادے) اور ابراہیمؓ (چھوٹے صاحبزادے) کو اماں دے دی تھی۔ شہادت کی شب محمد بن مسلمؓ نے خواب دیکھا کہ اباجان خواجۂ کائنات حضرت محمد مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام شیرِ خدا حضرتِ علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حضرتِ امام حسن علیہ السلام کے ساتھ بہشت بریں میں ٹہل رہے ہیں کہ اچانک حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک ہم دونوں پر پڑی تو آپؐ نے اباجان سے فرمایا کہ مسلم کیا تمہارے دل نے یہ گوارا کر لیا کہ خود باغ نعیم میں آگئے اور ان دونوں بچوں کو ظالموں میں چھوڑ آئے۔ اباجان نے پھر ہماری طرف دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب یہ بھی آنے والے ہیں کل تک قدم بوسی کریں گے صبح حارث خبیث نے آپ دونوں کو شہید کر دیا (اوراقِ غم علامہ ابو الحسنات قادری صاحبؒ صفحہ ۱۹۸)

۵

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت ابراہیم تیمی رحؒ کی خدمت میں "مسبعات عشر"
کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ جو کوئی اسے ہمیشہ قبل طلوع آفتاب و غروب آفتاب پڑھا
کرے گا اور کبھی ترک نہ کرے گا بڑا ثواب اور فائدہ دنیا و آخرت کا دیکھے گا۔ تحفہ
یہ ہے۔ سورۂ الحمد شریف۔ سورۂ قل اعوذ برب الناس۔ سورہ قل اعوذ برب
الفلق۔ سورۂ قل ہو اللہ شریف۔ سورہ قل یاایہا الکافرون۔ آیۃ الکرسی اور
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہ سب سات سات
بار پڑھو۔ اور پھر یہ درود شریف سات بار پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر یہ استغفار
اپنے والدین اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے سات بار پڑھو
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اور پھر سات بار یہ دعا
پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا فِی الدِّیْنِ
وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ
اَھْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ

تما عُوقُفٌ ٥ لَا نَّہ رَحِيمٌ ط (اے اللہ اے میرے رب دنیا میں فی الحال اور آخرت میں آئندہ میرے اور مومنوں کے ساتھ وہ احسان کر جس کے لائق تو ہے اور وہ مواخذہ نہ کر جس کے سزاوار ہم ہیں۔ یقیناً تو غفور ہے حلم والا ہے سخی ہے داتا ہے بزرگ ہے مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے) حضرت خضر علیہ السّلام نے فرمایا دیکھو صبح و شام اس کو پڑھنا ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اسنے مجھ سے فرمادیا ہے کہ اسکو پڑھنا خواہ ساری عمر میں ایک ہی بار پڑھو۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تحفہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خضر علیہ السلام کو عنایت فرمایا تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت ابراہیم تمیمی کو ایک نسخہ اور بھی بتا دیا جس پر عمل کرنے سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ہو جائے تاکہ حضرت تمیمی بذات خود آپ سے اس تحفہ کی نسبت دریافت فرماسکیں۔ حضرت تمیمی نے اس نسخہ پر عمل کیا اور خواب میں دیکھا کہ کچھ فرشتے آئے اور مجھ کو سوار کرکے لے چلے اور لیجا کر جنت میں داخل کر دیا میں نے وہاں کچھ محل یاقوت سرخ اور کچھ زمرد سبز کے اور کچھ سفید موتیوں کے دیکھے۔ شہد دودھ اور شراب کی نہریں بھی دیکھیں اور ایک محل میں ایک جوان عورت پر نظر پڑی جو مجھے جھانک رہی تھی اس کے چہرہ کا نور سورج کی روشنی سے زائد تھا اس کے گیسو محل کے اوپر سے زمین پر لٹک رہے تھے جن فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا میں نے ان سے پوچھا یہ محل کس کے لئے ہے اور یہ عورت کون ہے۔ فرشتوں نے کہا تیرے عمل کی طرح جو بھی عمل کرے اس کے لئے ہے۔ فرشتے مجھے اس وقت تک جنت سے باہر نہ لائے جب تک کہ مجھے جنت کے پھل کھلا اور

وہاں کا شربت پلا نہ دیا۔ اس کے بعد مجھے اس جگہ پہنچا دیا جہاں میں پہلے تھا۔ اتنے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر انبیاء علیہم السلام کے ہمراہ فرشتوں کی ستر قطاریں جلو میں لئے تشریف لائے۔ ہر قطار مشرق سے مغرب تک تھی۔ تشریف لا کر مجھے سلام علیک کہا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے خضر علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے۔ آپ نے میری بات سن کر فرمایا۔ خضر علیہ السلام نے سچ کہا ہے اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں حق ہوتا ہے، وہ زمین والوں میں سب سے بڑے عالم ہیں رئیس ابدال ہیں اور اللہ کے لشکر میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا عمل کرنے والے کا ثواب کیا ہوگا۔ فرمایا جو کچھ تو نے دیکھا اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور کونسا ثواب ہوگا۔ تجھے جنت میں داخل کیا گیا۔ تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی۔ جنت کے پھل کھائے اور وہاں کا شربت پیا۔ فرشتوں اور انبیاءؑ کو دیکھ لیا اور حوروں کا بھی معائنہ کر لیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کوئی شخص میرے عمل کی طرح عمل کرے اور جو کچھ میں نے خواب میں دیکھ لیا وہ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو بھی ان چیزوں میں سے کچھ ملیگا جو مجھے عطا فرمائی گئی ہیں۔ فرمایا قسم ہے اس کی جس نے مجھے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) بنایا اس کے تمام کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اللہ اس سے اپنا غضب اور ناخوشی اٹھالے گا۔ اور جنت کو اگر خواب میں نہیں بھی دیکھا تب بھی اس کو وہی ملے گا جو تجھے دیا گیا۔ کہتے ہیں ابراہیم تیمیؒ نے چار ماہ تک اس خواب کے بعد نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ احیاء العلوم مصنفہ حضرت امام غزالیؒ میں بھی وظیفہ مسبعات عشر

کا تذکرہ ہے (غنیۃ الطالبین از حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح اردو
ترجمہ از حضرت مولانا سیّد عبدالدائم الجلالی صاحب صفحہ ۴۱۰)

(۶)

ابی ہاشم تاجر انار سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بنی ہاشم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "عمر بن عبد العزیز کہاں ہیں" (کہ ان کے بجائے مجھ سے شکایت کر رہے ہو)۔

(طبقات کبیر جلد ہشتم صفحہ ۲۴۴)

(۷)

روایت ہے امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کہ نماز فرض کی تشہد اول میں جو کوئی ایک حرف بھی درود وغیرہ کا زیادہ کرے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ اور امام صاحب اس وجہ سے سجدہ سہو واجب نہیں کرتے کہ درود بھیجا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بلکہ اس وجہ سے کہ درود شریف کے پڑھنے کی وجہ سے تیسری رکعت کے قیام میں جو فرض ہے تاخیر ہوئی۔

روایت ہے کہ امام صاحبؒ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپؐ نے فرمایا اے ابو حنیفہ کیونکر تو نے واجب کیا سجدہ سہو کو اس پر جس نے مجھ پر درود بھیجا۔ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) واجب کیا سجدہ سہو میں نے اس واسطے کہ اس نے آپؐ پر سہو سے درود بھیجا۔ پس مستحسن مانی آپؐ نے امام صاحبؒ کی یہ بات (صلوٰت ناصری از مولانا ناصر علی صاحب صفحہ ۲۳۔م)

۸

حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دادی حضرت حمیدہ خاتون رضؓ جو حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی والدہ تھیں انہوں نے نجمہ کو خرید فرمایا تھا اور یہ عجم کی شریف ترین خواتین میں تھیں اور عقل و شعور، معرفتِ ایمان اور ذاتی اعزاز کے اعتبار سے تمام عورتوں سے بہتر تھیں اور حضرتِ حمیدہ خاتون رضؓ کی بہت تعظیم کرتی تھیں۔ حضرت حمیدہ خاتون رضؓ نے ایک بار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ ارشاد فرماتے دیکھا یَا حَمِیْدَۃُ هَبِی نَجْمَةَ لِابْنِكِ مُوْسٰی فَاِنَّهٗ سَیُوْلَدُ مِنْهَا خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ ۔ (اے حمیدہ نجمہ کو اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کو ہبہ کر دو۔ کیونکہ اس کے بطن سے ایک ایسا فرزند ہونے والا ہے جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے) اور اس طرح حضرت نجمہ کے بطن سے حضرت موسیٰ رضا رضؓ پیدا ہوئے (تحفہ رضویہ یعنی سوانح عمری جناب امام موسیٰ رضا رحؒ مؤلفہ و مرتبہ عالی جناب خان بہادر السید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی رئیس (کوانتھ ضلع آرہ صفحہ ۱۱)

۹

علامہ ابن حجر مکیؒ علامہ شبلنجیؒ - علامہ عبد اللہؒ قمطراز ہیں کہ عیسیٰ بن حبیبؒ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر کی اس مسجد میں دیکھا جہاں حاجی اترتے اور نماز وغیرہ پڑھتے تھے میں نے آپؐ کو سلام کیا اور آپؐ کے پاس طبق دیکھا جس میں نہایت عمدہ کھجوریں رکھی تھیں - میرے سلام پر آپؐ نے مجھ کو ۱۸ دانہ کھجور کے مرحمت فرمائے - میں اس خواب سے بیدار ہوا تو سمجھا کہ اب صرف ۱۸ سال زندہ رہونگا - اس خواب کے بیس دن بعد حضرت امام موسیٰ علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور اسی مسجد میں اترے جس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا تھا - حضرت کے سامنے ایک طبق میں ویسی ہی کھجوریں رکھی تھیں - لوگ حضرت کو سلام کے لئے دوڑے - میں بھی گیا تو دیکھا کہ حضرت اس جگہ تشریف فرما ہیں جہاں میں نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا تھا - میں نے سلام عرض کیا تو حضرت نے جواب دیا اور اپنے قریب بلا کر ایک مٹھی کھجوریں اس طبق میں سے مرحمت فرمائیں - میں نے گنیں تو وہ بھی ۱۸ تھیں - اسی قدر کہ جتنی خواب میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عنایت فرمائی تھیں - میں نے عرض کیا کہ حضرت اور کچھ مرحمت ہوں تو فرمایا اگر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو خواب میں اس سے زیادہ کھجوریں دی ہوتیں تو میں بھی زیادہ دیتا (یا بکل ایسا ہی خواب حضرت امام جعفر صادق رضؑ اور حضرت امام علی نقی رضؑ کے ساتھ بھی مشہور ہے) (صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۲ ۔ نور الابصار صفحہ ۱۴۴ ۔ ارجح المطالب صفحہ ۴۵۶ تاریخ ائمہ صفحہ ۲۷۱ ۔ چودہ ستارے یعنی حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام اجمعین کے حالات زندگی مؤلفہ حضرت مولانا سید نجم الحسن صاحب کراروی ۔ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۴ ۔)

(۱۰)

حضرت سیدہ نفیسہؓ آپ حضرت ابو محمد حسن بن زید بن حسن بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت امام جعفر صادقؓ کے صاحبزادے حضرت اسحاقؒ سے ہوا تھا۔ امام شافعیؒ نے آپ سے حدیث کا استفادہ کیا اور آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت سیدہؓ کا انتقال رمضان ۲۰۸ھ میں ہوا۔ انتقال کے بعد آپ کے شوہر کا ارادہ ہوا کہ آپ کی نعش مدینہ منورہ لے جائیں اور وہیں دفن کریں۔ مصر والوں نے استدعا کی کہ یہیں اس مقدس ہستی کو رہنے دیجئے۔ رات کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ نفیسہ کو یہیں رہنے دو۔ نفیسہ اہل مصر کے لئے باعث رحمت ہے۔ (مشارق الانوار) (سیرت ائمہ اربعہ مرتبہ رئیس احمد جعفری صاحب صفحہ ۵۹۴) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے حضرت سیدہؒ کی تقریباً ۱۵۰ کرامات بیان کی ہیں۔ آپ کی قبر کے نزدیک اگر خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے تو دعا مقبول ہونے کی شہرت عام ہے۔ تجربہ بھی کیا گیا ہے۔

(۱۱)

تابعین کے دور کے مشہور شاعر اسمٰعیل بن محمد بن یزید بن ربیعہ حمیری کہتے ہیں کہ میں نے بچپن میں عالم رویا میں دیکھا کہ شورزار اور بنجر زمین ہے جس میں بہت سے درخت اور کانٹے اُگے ہوئے ہیں۔ اس شور زمین کے برابر ایک تختۂ زمین اور ہے جس پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ آپؐ نے میری جانب خطاب کر کے استفسار فرمایا "تم جانتے ہو یہ درخت اور کانٹے کس کے ہیں ؟" میں نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ سے بہتر کون جان سکتا ہے"۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا "یہ امراء القیس کے ہیں"۔ اس کے بعد مجھے حکم ہوا کہ ان درختوں اور کانٹوں کو اس بنجر زمین سے اکھاڑ کے اس زمین پر لا کے لگا دوں جہاں میں کھڑا ہوں۔ آپؐ کے حکم کے مطابق میں تعمیل کر کے فراغت حاصل کر چکا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ اس دور کے مشہور معبّر ابن سیرینؒ سے ان کے الد نے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے تعبیر میں فرمایا کہ تمہارا لڑکا بڑا قادر الکلام شاعر ہو گا اور بزرگوں کی مدح سرائی میں اپنا جوہر کمال دکھائے گا یہی ہوا۔

(حیات ابن سیرینؒ از مولوی محمد علی صاحب)

(۱۲)

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کا ارادہ کیا جب میں بغداد پہنچا تو حضرت ابو حازم مکی ؒ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو سویا ہوا پایا۔ تھوڑی دیر صبر کیا یہاں تک کہ آپ بیدار ہو گئے۔ آپ نے فرمایا میں نے اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ آپ نے مجھے تیرے لئے یہ پیغام دیا ہے کہ ماں کے حق کی حفاظت کر کہ وہ تیرے لئے حج کے لئے آنے سے بہتر ہے۔ واپس جا اور اس کے دل کی رضا طلب کر۔ میں یہ سن کر واپس چلا آیا اور حج پہ جانے کی بجائے ماں کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیا از خواجہ فریدالدین عطارؒ صفحہ ۵۹)

۱۳

حضرت بشر حافیؒ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا اے بشر جانتے ہو تمہیں اللہ نے اپنے ہم عصروں پہ کیوں فوقیت دی حضرت بشر حافیؒ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا تم کو میری سنت کی اتباع اور صالحین کی خدمت اور بھائیوں کی نصیحت اور میرے اصحاب و اہلبیت کی محبت نے ابرار کے مرتبہ پہ پہنچایا۔ (نزہۃ البساتین ترجمہ اردو روضۃ الریاحین از عبداللہ بن اسعدؒ صفحہ ۳۸۴)

۱۴

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ ایک روز نہایت شکوہ و شان کے ساتھ مسجد سے جو باہر نکلے تو ایک علوی (سیّد زادے) نے کہا کہ اے کافر زادے یہ کیا بات ہے کہ میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوں اور دن بھر محنت بھی کرتا ہوں جب کہیں جا کر مجھے روزی ملتی ہے اور تمہاری شان و شوکت یہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میرا باپ گمراہ تھا۔ تمہارے بزرگ ترین باپ نے جو میراث چھوڑی میں نے اسے حاصل کر لیا اور یہ مرتبہ پایا اور تم نے میرے باپ کی میراث حاصل کی اور خوار ہوئے۔ اسی شب آپ نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خفا دیکھا۔ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفا ہونے کی کیا وجہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم ہمارے فرزند پر نکتہ چینی کرتے ہو۔ آپ بیدار ہوتے ہی اس سیّد زادے کی تلاش میں روانہ ہوئے تاکہ اس سے معذرت چاہیں۔ اس سیّد زادے نے بھی اسی شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ اگر تو ایسا ہوتا جیسا کہ تجھے ہونا چاہیئے تھا تو کاہے کو دوسروں کے طعنے سنتا۔ سیّد زادہ جب بیدار ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی خدمت میں

حاضر ہو کر معذرت کا ارادہ کیا۔ راستہ میں دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو خواب کا ماجرا سنایا اور پھر دونوں نے توبہ کر لی۔

آج کون ہے جو آلِ رسول کا احترام ملحوظ رکھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلِ رسول کے عدم احترام و اذیت رسانی سے رنجیدہ ہوتے ہیں (ہفتاد اولیاء از حضرت شاہ مراد سہروردی صفحہ ۱۱۶)

(۱۵)

حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا۔ اے لڑکے تم کون ہو۔ آپ فرماتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ کا امتی ہوں۔ پھر آپؐ نے مجھے قریب ہونے کو کہا میں آپؐ کے نزدیک گیا۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈال دیا اور فرمایا جا حق تعالےٰ تجھ پر اپنا فضل کرے پھر میں نے اسی وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو بھی خواب میں دیکھا۔ آپ نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور میری انگلی میں ڈالدی۔ اس انگوٹھی کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے علم نے مجھ میں سرائیت کی (تذکرۃ الاولیاء از خواجہ فریدالدین عطارؒ اردو ترجمہ از پروفیسر ملک محمد عنایت اللہ صاحب ایم اے صفحہ ۱۸۱)

(۱۶)

حضرت قتیبہ بن سعیدؒ الثقفی کے والد سعید بن جمیلؒ نہایت نیک بزرگ تھے ایک مرتبہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے دستِ مبارک میں ایک رجسٹر ہے حضرت سعیدؒ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا "اس میں علماء کے نام درج ہیں" حضرت سعیدؒ نے عرض کیا "یہ رجسٹر ذرا مجھ کو مرحمت فرما دیجئے تاکہ میں یہ دیکھ لوں کہ اس میں میرے فرزند کا نام بھی درج ہے یا نہیں" اس درخواست کے بموجب ان کو رجسٹر دے دیا گیا انہوں نے کھول کر دیکھا تو اس میں ان کے فرزند حضرت قتیبہؒ کا اسم گرامی بھی شامل تھا۔ ایک ایسے نیک نیت اور حوصلہ مند باپ کے فرزند ہونے کی وجہ سے حضرت قتیبہؒ کو اسلامی علوم و فنون سے قلبی لگاؤ تھا۔ طلب علم میں ان کے شہر بشہر پھرنے اور اکابر امت کے فیضِ التفات نے انہیں علم و فضل کا دریا بنا دیا تھا ۹۱ برس کی عمر میں شعبان ۲۴۰ھ اپنے وطن بغلان میں وفات پائی۔ ان کے دادا جمیل بن طریفؒ مشہور اموی گورنر حجاج بن یوسف کے غلام تھے۔ انتہائی جابر ظالم اور تندخو ہونے کے باوجود جمیل کی بڑی تکریم کرتا تھا (غلامانِ اسلام از مولانا سعید احمد صاحب ایم اے

فاضل دیوبند۔ ندوۃ المصنفین دہلی میں ۱۹۴۸ء میں یہ شائع ہوئی صفحہ ۱۳۲)

(۱۷)

حضرت امام بخاریؒ خود بیان فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری کی تدوین کا محرک ایک خواب ہوا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں اور آپؐ کے رخ انور کے قریب جانے والی مکھیاں بھی اڑا رہا ہوں۔ صبح میں نے ایک معبّر سے خواب کا ذکر کیا تو اس نے کہا کہ تجھے خدا تعالےٰ توفیق دے گا اور تو کذب و افترا کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرے گا۔ اس کے بعد میرے دل میں صحیح بخاری کی ترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل کی۔ سب سے پہلے اس کا مسوّدہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھا۔ اور لکھنے کا یہ طریقہ تھا کہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے آپ زمزم سے غسل فرماتے اور مقام ابراہیم میں دو رکعت نفل استخارہ پڑھتے اور اس کے بعد وہ حدیث قلمبند کرتے جس کی صحت کے متعلق آپ کو یقین ہو جاتا۔ مسوّدہ کی تکمیل کے بعد روضۂ اطہر اور منبر نبوی کے درمیان بیٹھ کر اس مسوّدہ کو دوبارہ لکھا۔ اب بھی وہی لکھنے کا دستور تھا کہ ہر حدیث لکھنے سے پہلے دو رکعت نفل استخارہ پڑھتے اور کچھ دیر مراقبہ کرتے اور پھر حدیث لکھتے۔

احادیث بخاری کی تعداد مع تعلیقات، شواہد اور مکررات ۹۶۸۲ ہے اور اگر تعلیقات و شواہد کو شمار نہ کیا جائے تو احادیث مرفوعہ کی کل تعداد ۲۶۲۳ ہے جو چھ لاکھ

احادیث میں سے منتخب کی گئیں ۔ محنت و مشقت، اخلاص، دیانت، احتیاط اور احساس ذمہ داری سے لکھے ہوئے اس شاہکار کو بارگاہِ الٰہی اور دربار رسالت پناہی میں وہ مقبولیت نصیب ہوئی کہ سبحان اللہ۔ (سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام" تالیف صاحبزادہ محمد کرم شاہ صاحب بی اے ۔ فاضل جامعہ ازھر قاھرہ مصر صفحہ ۱۶۰)

(۱۸)

سید عبداللہ رض۔ ابراہیم رض بن الحسن رض بن الحسن رض بن علی رض بن ابی طالب کی اولاد میں سے ہیں آپ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے جد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل میں سے کون آپ سے قریب تر ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے دنیا کو اپنے پس پشت ڈال دیا اور آخرت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا اور ایسی حالت میں مجھ سے ملا کہ اس کا نامۂ اعمال گناہوں سے پاک تھا

(نعمت عظمیٰ حصہ اول مترجمہ سید عبدالغنی وارثی صاحب صفحہ ۲۶۹)

۱۹

ابو العباس احمدؒ بن یحییٰ بن زید بن سیار نحوی شیبانی معروف بثعلب نحوی علم نحو و لغت میں امام اہل کوفہ تھے ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۹۱ھ میں بغداد میں گھوڑے کی لات کی ضرب سے فوت ہوئے۔ ابوبکر بن مجاہدؒ سے روایت ہے کہ مجھے ثعلبؒ نے کہا اے ابوبکر قرآن والے قرآن کو پڑھ کر مطلب کو پہنچے اہلحدیث حدیث کے وسیلہ سے فائز ہوئے اصحاب فقہ نے فقہ سے مقصود پایا۔ مگر میں نے تمام عمر زید و عمر کی حالت اعرابی میں گذار دی۔ معلوم نہیں کہ روز قیامت میرا کیا حال ہوگا۔ ابوبکر بن مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں نے اسی شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ فرما رہے ہیں کہ ابو العباس نحوی کو میرا سلام کہو اور اس کو بشارت دے دو کہ تو قیامت کو بڑے بلند جھنڈے والا ہوگا اس لئے کہ علم نحو کے علوم عربیہ محتاج ہیں۔" کئی مفید کتابیں آپ نے تصنیف کیں (روضۃ الادباء جس میں مختصر حالات عرب کے مشہور شعراء، ادباء، علماء و فضلاء حکماء و اہل تواریخ کے ہیں از مولوی محمد الدین صاحب صفحہ ۱۰ فروری ۱۸۶۹ء میں شائع ہوئی تھی یہ کتاب)

(۲۰)

ابن ماطیش رح نے اپنی کتاب "اثبات کرامات الاولیا" میں ابو طاہر محمد علاف رح سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن سمعون رح کی مجلس وعظ میں گیا اور ابوالفتح قواس رح جو کہ ان کے پاس بیٹھے تھے تو ان پہ اونگھ غالب ہوئی اور سو گئے اور ابن سمعون رح تھوڑی دیر کے لئے وعظ سے خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ابوالفتح رح جاگ اٹھے اور سر اٹھایا تو ان سے ابن سمعون رح نے پوچھا کہ آپ نے ابھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ یہ بولے کہ اسی وجہ سے میں کلام سے رک گیا تھا کہ کہیں آپ بے چین ہو کر اٹھ نہ جاویں اور جس حال میں آپ ہیں بند ہو جاوے ۳۸۶ھ میں وفات پائی اور وفات کے ۳۴ سال کے بعد منتقل کئے گئے تو کفن تک بوسیدہ نہ ہوا تھا۔

۲۱

"تاریخ بغداد" یہ خطیب بغدادیؒ کی تصنیف ہے ۲۴ ذی قعدہ ۳۹۲ھ کو جمعرات کے روز پیدا ہوئے۔ اس زمانہ کے بزرگوں میں سے کسی نے بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا کہ گویا بغداد میں ہم خطیبؒ کی خدمت میں حاضر ہیں اور حسب عادت تاریخ بغداد کو ان کے روبرو پڑھنا چاہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ان کی دائیں جانب شیخ نصر بن ابراہیم مقدسؒ تشریف رکھتے ہیں اور بائیں جانب ایک باہیبت و پُررعب بزرگ بیٹھے ہیں جن کے جمال سے آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو کہا گیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس تاریخ کو سننے کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا شرف ہے جو خطیبؒ کو حاصل ہوا (بستان المحدثین اردو، از شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ صفحہ 119 ناشر نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

۲۲

حضرت ابوالحسن خرقانی ایک ایسی شان کے بزرگ گذرے ہیں کہ اُمّی ہونے کے باوجود یہ کیفیت تھی کہ ایک مرتبہ ایک مرید نے عرض کیا کہ "بغداد میں ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے وہاں جاکر علم حاصل کرنا چاہتا ہوں آپ مجھے اجازت دے دیجیے"۔ دریافت فرمایا کہ وہاں کونسا علم پڑھوگے؟ عرض کیا "میں احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھونگا"۔ پھر دریافت فرمایا کہ کیا خرقان میں حدیث پڑھانے والا کوئی نہیں ہے؟ عرض کیا " مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا"۔ یہ سن کر حکم دیا کہ بازار جاؤ اور تلاش کرکے حدیث شریف کی ایک کتاب لاؤ۔ مرید بازار سے حدیث شریف کی ایک کتاب لے آیا۔ فرمایا "پڑھو" اس نے پڑھنا شروع کیا۔ ایک حدیث پڑھی۔ آپ نے فرمایا "یاد رکھو یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین کلمات ہیں اور اس کے اندر یہ معانی ہیں"۔ "اب دوسری حدیث پڑھو"۔ دوسری حدیث پڑھی۔ آپ نے فرمایا "اس کا پہلا حصّہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آخری حصّہ میں آپؐ کے الفاظ نہیں ہیں ان کو نظر انداز کر دو"۔ اچھا اب تیسری حدیث پڑھو۔ تیسری حدیث پڑھی تو معنے بتائے اور فرمایا "یہ حدیث بالکل ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے اس کو نظر انداز کردو"۔

اس طرح پڑھاتے پڑھاتے تھوڑے دن میں پوری حدیث شریف کی کتاب ختم کرادی۔ کسی نے عرض کیا "یا حضرت آپ کے عربی جاننے کی وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ آپ کی معاشرت اہل عرب کے ساتھ زیادہ رہی ہے۔ لیکن جب کہ آپ بالکل امّی ہیں تو آپ کو کیونکر معلوم ہوا کہ پہلی حدیث صحیح ہے، دوسری حدیث کا نصف حصّہ صحیح ہے اور تیسری حدیث از سرتا پا غیر صحیح ہے؟" تو آپ نے جواب دیا "جب حدیث پڑھی گئی تو مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک نظر آیا۔ پہلی حدیث پڑھنے کے وقت چہرہ مبارک بشاش ہوگیا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ آپؐ کی حدیث ہے۔ دوسری حدیث کے ابتدائی حصّہ کے پڑھنے کے وقت چہرۂ مبارک بشاش رہا اور آخری حصّہ پڑھتے وقت چہرۂ مبارک منقبض ہوگیا تو میں سمجھ گیا کہ آخری حصہ اس حدیث کا آپؐ کی حدیث نہیں ہے۔ اسی طرح تیسری حدیث پڑھنے کے وقت اول سے آخر تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک منقبض رہا تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ حدیث بالکل ہی آپؐ کی نہیں ہے۔ یہ فضل الٰہی ہے فراست ہے، مکاشفہ ہے۔ اسی کو علم لدنی کہتے ہیں (مینائے مصطفائی دور اول از اعلیحضرت خواجہ مصطفےٰ صبغۃ اللہ شاہ ایرانی مدظلہ صفحہ ۱۷۱)

(ادارہ:- المصطفےٰ گنج بخش شاہ پیر حیدرآباد مغربی پاکستان)

(۲۳)

سلطان محمود غزنوی رحمہ کو تین باتوں کے متعلق تشکوک تھے۔ ایک تو اس حدیث کے متعلق اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ (علماء پیغمبروں کے وارث ہیں) دوسرے قیامت کے متعلق اور تیسرے امیر ناصر الدین سبکتگین رحمہ کے ساتھ اپنی نسبت کے متعلق۔ ایک دن کسی جگہ سے آرہے تھے اور فراش شمع اور سونے کا شمعدان لئے ہوئے ساتھ تھا۔ محمود غزنوی رحمہ نے دیکھا کہ ایک طالب علم مدرسہ میں اپنا سبق یاد کر رہا ہے۔ مدرسہ کے اندر تاریکی ہے۔ کتاب کی عبارت دیکھنے کے لئے روشنی کی حاجت ہوتی ہے تو ایک بنیے کے چراغ کے نزدیک جا کر دیکھتا ہے۔ سلطان محمود غزنوی کا دل اس پر بھر آیا اور وہ شمعدان اس طالب علم کو دے دی۔ اسی شب سلطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں "یَا اِبنَ اَمِیرِ سبکتگین اَعَزَّکَ اللہُ فِی الدَّارَینِ کَمَا اَعزَزتَ وِرَاثَتِی۔ (اے امیر سبکتگین کے لڑکے خدا تجھ کو دونوں جہان میں عزت دے جیسی تو نے میرے وارث کو عزت دی) اور اس طرح اس خواب کے ذریعہ سلطان کے تینوں شکوک رفع ہو گئے۔ سلطان کو درود شریف سے بے حد شغف تھا اور ایک روایت کے مطابق آپ ہر روز ساٹھ ہزار بار درود شریف پڑھتے تھے

(فرشتہ بحوالہ طبقات ناصری اور "خواب کی دنیا" از عبدالمالک آروی صاحب صفحہ ۸۷ تا ۸۸)

(۲۴)

"قاضی ابو طیب رحمۃ اللہ علیہ کا نام طاہر بن عبد اللہ تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ مجھے "اے فقیہہ" کہہ کر پکارتے ہیں اس کے بعد قاضی صاحب فخراً فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میرا نام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیہہ رکھا ہے۔ آپ نے ایک سو دو برس کی عمر پاکر ۴۵۰ھ میں وفات پائی۔ اتنی عمر ہونے کے باوجود آپ کے اعضا میں کچھ بھی ردّ و بدل اور تغیّر و تبدّل پیدا نہ ہوا تھا۔ جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں نے کسی عضو سے خدا کی نافرمانی نہیں کی (خیر المجالس جلد دوم اردو ترجمہ نزہۃ المجالس مصنّفہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صفوری شافعی قدس سرہٗ صفحہ ۹۷)

۲۵

حضرت داتا گنج بخشؒ کو ممکن ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی مرتبہ زیارت نصیب ہوئی ہو کیونکہ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے پانچویں صدی ہجری کے وسط میں ہندوستان کے اندر جب وہاں بت اور بت خانوں کے علاوہ کچھ اور نظر نہ آتا تھا اسلام کی تبلیغ کی اور آپ کے فیض صحبت سے ہزارہا لوگ اسلام سے مشرّف ہوئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمائیے"۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِحْبِسْ حَوَاسَّكَ یعنی اپنے حواس کو اپنے قابو میں رکھ"۔ اور حقیقت میں حواس خمسہ (یعنی دیکھنا۔ سننا۔ بولنا۔ چھونا۔ سونگھنا) کو احکامِ الٰہی کا تابع رکھنا ہی سب سے بڑا اور مکمل مجاہدہ ہے جس سے انسان صحیح معنوں میں مومن اور متقی بنتا ہے۔ تمام قسم کے علوم و احساسات انہی پانچ دروازوں سے حاصل ہوتے ہیں اور انسان کی معلومات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا حصول ان پانچ حواس کے ذریعہ نہ ہوتا ہو (کشف المحجوب از حضرت داتا گنج بخشؒ اردو ترجمہ عبدالرحمٰن صاحب طارق بی اے صفحہ ۲۸۱)

(۲۶)

حضرت سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ لوگ جو آپؐ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپؐ پر سلام کرتے ہیں تو کیا آپؐ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں سمجھتا ہوں اور ان کا جواب دیتا ہوں (مذاق العارفین اردو ترجمہ احیاء العلوم الدین جلد چہارم از حضرت امام غزالیؒ اردو ترجمہ از مولوی محمد احسن صدیقی نانوتویؒ صفحہ ۶۳۲ تا ۶۳۳)

(۲۷)

خواجہ نظام الملک (خواجہ حسنؒ) کو حج بیت اللہ کی بڑی آرزو تھی مگر پوری عمر محروم رہے۔ الپ ارسلان کے دور میں تو ایک دن بھی فرصت نہ ملی۔ البتہ ملک شاہ کے زمانہ میں خواجہؒ کو موقع ملا چنانچہ ۴۷۹ھ (۱۰۸۶ء) بمقام بغداد ملک شاہ نے خواجہؒ کو روانگی مکہ معظمہ کی اجازت بھی دے دی اور سفر کی غرض سے خیمے ڈیرے بھی دریائے دجلہ کے کنارے لگا دیے گئے مگر پھر بھی روانگی ملتوی کرنی پڑی کیونکہ "روضۃ الصفا" اور "طبقات الکبریٰ" میں عبداللہ ساوجی سے روایت ہے کہ ملک شاہ نے خواجہؒ کو خط بھیجا جس کو پڑھ کر وہ روئے۔ خط کا مضمون یہ تھا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا ہے کہ "حسن سے کہو تمہیں مکہ جانے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا حج یہی ہے کہ اس ترک (ملک شاہ) کی خدمت کئے جاؤ اور میری امت کے لوگوں کی حاجتیں پوری کیا کرو۔" چنانچہ خواجہؒ نے روانگی مکہ معظمہ ملتوی کر دی (نظام الملک طوسیؒ از مولوی محمد عبدالرزاق صاحب کانپوری مصنف البرامکہ صفحہ ۱۳۲)

۲۸

کہتے ہیں کہ حضرت قاضی عیاض مالکی اندلسیؒ کے بھتیجے نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ان کے چچا قاضی عیاض مالکی اندلسیؒ بھی سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے لئے وہ بے چین تھے۔ جب انہوں نے یہ خواب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہیں یہ بات صرف اس لئے دکھائی گئی ہے کہ تم آئندہ سے میری کتاب "الشفاء" کو مضبوطی سے پکڑو اور اسے اپنے لئے حجت بناؤ۔" (کتاب الشفاء" حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت و معجزات پر ایک بے مثل کتاب ہے اس کے مؤلف حضرت علامہ فقیہہ و امام قاضی عیاض مالکی اندلسیؒ ہیں) ("کتاب الشفاء" کا اردو ترجمہ از علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی صاحب صفحہ ۶ تا ۷)

(۲۹)

"تلخیص القلائد" میں شیخ ابو زکریاؒ سے مذکور ہے کہ فرمایا غوث پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کہ ایک شب کو دیکھا میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ تخت پر سوار میرے مکان پر تشریف لائے اور متبسم ہو کر مجھ سے فرمایا "اے نور العین ادھر آ" جب میں آپ کے پاس گیا نہایت محبت سے میرا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور فرط شفقت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور پیراہن مبارک جو پہنے تھے اسے اتار کر مجھے پہنا دیا اور فرمایا۔ هٰذِهٖ خِلْعَةُ الْغَوْثِيَّةِ عَلَى الْاَقْطَابِ وَالْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ اور بعد عطائے خلعت غوثیت مجھ کو رخصت فرمایا اور خود تشریف لے گئے۔

(۳۰)

مشارق الانوار کے مصنف حضرت رضی الدین حسن بن حسن صغانی رح چغان میں پیدا ہوئے اور مکہ معظمہ میں علم حاصل کیا۔ ساتویں صدی ہجری میں علم حدیث و لغت کے استاد بے نظیر تھے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ اپنے فرش پہ لیٹا اتوار کی رات ربیع الاول کی گیارہویں تاریخ ۶۲۲ھ میں میں نے کہا کہ یا الٰہی مجھ کو آج کی رات اپنے پیغمبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھلا دے کہ آپؐ کے دیدار کو میرا اشتیاق تو جانتا ہے۔ تو رات کو ایک نیند کے بعد میں نے دیکھا کہ گویا میں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانے پہ ہیں اور چند لوگ میرے ساتھ کے ہم سے نیچے بالا خانے کی سیڑھی کے پاس موجود ہیں۔ میں نے کہا یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ کیا فرماتے ہیں مردہ مچھلی کے بارے میں جس کو سمندر نے باہر ڈال دیا۔ کیا وہ حلال ہے؟ تو آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں حلال ہے۔ تو میں نے جو لوگ سیڑھی کے نیچے ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے ان ساتھیوں سے فرما دیجئے کہ یہ لوگ مجھ کو سچا نہیں جانتے تو آپؐ نے فرمایا کہ تو نے مجھ کو گالی دی اور ان لوگوں نے مجھ کو عیب لگایا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و

آلہٖ وسلم) یہ کیونکر ہے تو آپؐ نے کچھ کلام کیا جس کی عبارت مجھ کو یاد نہ رہی لیکن مطلب یہ تھا کہ تو نے میری حدیث ان لوگوں سے بیان کی جو اس کو قبول نہیں کرتے یعنی نااہلوں کے روبرو جو کمال بے ادبی ہے گالی دینے کے برابر۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ملامت و نصیحت فرمانے لگے اور میں نے اس رات کی صبح کو کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس رات کے بعد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کسی سے بیان کروں مگر انہی لوگوں سے کہوں گا جو اپنے اختلافات سب آپؐ ہی کو سونپتے ہیں دل سے مان کر۔

(اردو ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۱۸۶)

٣١

محمد بن حسن تمیمیؒ اکابر عارفین سے ہیں انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ نے ان کو ایک روٹی دی۔ انہوں نے کچھ تو آپؐ کے سامنے ہی کھا لی اور باقی اپنی کروٹ کی طرف رکھ لی۔ جب آنکھ کھلی تو اس باقی روٹی کو اپنی اسی کروٹ کی طرف رکھا ہوا پایا۔

(انوار المحسنین در مطبع اشرف المطابع تھانہ بھون صفحہ ٦٠)

۳۲

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے فرمایا کہ سلطان شمس الدین التمشؒ کو حوض بنانے کی ضرورت تھی۔ اپنے ارکین دولت کے ساتھ اچھی جگہ تلاش کرتا پھرتا تھا۔ تلاش کرتے کرتے اس جگہ پہنچا جہاں اب حوض شمسی بنا ہوا ہے۔ وہاں پہنچ کر کھڑا ہو گیا اور اس جگہ کو پسند کیا اور پھر اپنے محل واپس آ گیا۔ چونکہ یہ سلطان واصلانِ حق سے تھا رات اسی نیت سے مصلے پر سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ اس حوض کے چبوترہ کے پاس ایک شخص بالا قد اور صاحب کمال خوبصورت کہ ان کی تعریف نہیں ہو سکتی گھوڑے پر سوار ہیں اور ہمراہ ان کے چند آدمی ہیں۔ جب ان کی نظر سلطان پر پڑی اپنے روبرو بلایا اور کہا کیا نیت رکھتے ہو۔ کہا یہ نیت ہے کہ یہاں ایک بڑا حوض تیار کراؤں۔ یہ بات چیت ہو ہی رہی تھی کہ کسی نے کہا اے شمس آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ سے اپنی مراد کی درخواست کر تاکہ تجھ کو مقصود حاصل ہو۔ چونکہ اس حوض کی سلطان کو فکر تھی اپنا ارادہ پیش خدمت کیا اور پائے مبارک پر سر رکھ دیا۔ پھر سر اٹھا کر کھڑا ہو گیا جس جگہ اب حوض شمسی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے نے وہاں لات ماری کہ پانی نکل آیا۔ آپؐ نے فرمایا اے شمس اس جگہ حوض بنائیو کہ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا

کہ کسی بھی جگہ ایسا لذیذ پانی نہ ہوگا۔ سلطان کی اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اس جگہ جاکر دیکھا تو واقعی اس جگہ سے پانی نکل رہا تھا۔ اس پانی کو پی کر کہنے لگا کہ اگر بے شمار شیرینی بھی ہر جنس سے جمع ہو تو وہ لذت نہ ہوگی جو اس وقت اس میں ہے یہ شیرینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی تھی۔ خواجہ قطب الاقطاب رح اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق بعد وصال اسی حوض شمسی کے پاس دفن ہوئے جو مہرولی شریف دہلی میں ہے۔ آپ کی جو مسجد ہے وہ مسجد اولیاء کہلاتی ہے۔ حوضِ شمسی نہایت مقدس جگہ ہے جہاں شہداء کی ارواح سیر کناں دیکھی گئی ہیں۔ (سیر العارفین)

(مقتداء اولیاء از حضرت شاہ مراد سہروردی رح صفحہ ۱۳۰)

۳۳

حضرت شیخ جلال الدین پانی پتیؒ مدت ہائے دراز تک نماز جمعہ کعبہ شریف میں پڑھتے رہے مگر لوگوں پر آخر ہی میں اسکا انکشاف ہوا۔ ایک مرتبہ خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جلال! تیرا کعبہ تیرے پاس ہے۔ وہاں میرا فرزند محمود موجود ہے اس کے پہلو میں نماز پڑھا کر" چنانچہ پھر آپ پانی پت میں جمعہ کی نماز حضرت سید محمودؒ کے مزار ہی کے قریب پڑھتے رہے۔ (سیر الاقطاب)

(ہفتاد اولیاء از حضرت شاہ مراد سہروردیؒ صفحہ ۳۵۹)

۴۳

احمد نام اور ابو مطرف کنیت تھی۔ آپ کا تعلق کسی مشہور خاندان سے نہ تھا۔ شقوری الاصل کہے جاتے تھے۔ انشاپردازی اور شاعری میں کمال رکھتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چند قلم عطا فرماتے ہوئے خواب میں دیکھا۔ لوگوں نے اس کی یہ تعبیر بیان کی کہ انشا پردازی میں ان کی شہرت ہوگی اور اس میں وہ سربلند ہوں گے۔ انشاپردازی میں مشہور اور یگانہ تھے۔ زمانہ ان کی مانند دوسرا انشاپرداز پیش کرنے سے قاصر تھا۔ اپنے کلام میں مختلف قسم کے علمی مسائل نہایت روشن طریقہ سے درج کرتے تھے۔ الفاظ نکھرے ہوئے اور معانی صاف ہوتے تھے۔ آخر زمانے میں مستنصر باللہ محمد بن ابوزکریا نے اپنے پاس طلب کرکے نہایت قدر افزائی کی۔ ۲۰ ذی الحجہ ۶۵۶ھ میں شنبہ جمعہ کو تونس میں وفات پائی۔ (الاحاطہ فی اخبار غرناطہ حصہ اول تالیف الوزیر محمد لسان الدین بن الخطیب ترجمہ مولوی سید احمد اللہ صاحب ندوی صفحہ ۲۴۱)

(۲۵)

حضرت قاضی حمیدالدین ناگوریؒ کے تبحرِ علمی اور لیاقت خداداد کی بنا پر بادشاہ وقت نے آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کر دیا تھا جو اس عہد میں ایک مشہور شہر تھا۔ مسلسل تین برس اس خدمت پر معمور رہے۔ آپ کے عدیم النظیر عدل و انصاف، جذبۂ حاجت روائی، خلق اور حُسن اتقاء سے خوش ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خواب میں آپ کو دعوت و بشارت دی اور فرمایا کہ "حمیدالدین چھوڑ اس قصہ کو میری طرف آ کہ تیرے لئے دوسرا میدان خالی ہے۔" صبح جو اُٹھے تو دل دنیا کی طرف سے سرد ہو چکا تھا۔ اسی وقت استعفیٰ دے دیا اور اسی روز ترکِ علائق کر کے عازم حرمین شریف ہوئے۔ بغداد شریف پہنچے تو وہاں پہلے ہی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کو حکم ہو چکا تھا۔ اسی روز حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر ذکر و شغل میں مصروف ہو گئے اور حضرت کی توجہ سے صرف ایک سال میں مرتبہ ولایت کو پہنچ کر خرقۂ خلافت حاصل کر لیا۔

(مفتاح اولیاء از حضرت شاہ مراد سہرورودیؒ صفحہ ۲۱۴)

۳۶

حضرت شیخ حسام الدین بدایونی رح آپ خلفائے حضرت شیخ صدر الدین ملتانی رح سے ہیں۔ آپ کو قاضی جمال بھی کہتے ہیں۔ آپ کے دل میں ایک روز خیال گذرا کہ اگر شیخ میرے لئے ایک گز زمین اندرون روضہ حضرت بہاؤ الحق رح واقعہ ملتان میں عطا فرمادیں تو کیا اچھا ہو۔ حضرت شیخ صدر الدین رح نے آپ کے خطرہ سے آگاہ ہو کر فرمایا کہ مجھے زمین دینے سے انکار نہیں لیکن تمہاری قبر تو بدایوں میں ہوگی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہاں تجویز فرمائی ہے۔ جب آپ بدایوں تشریف لے گئے تو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ وضو فرما رہے ہیں۔ علی الصبح اس جگہ کو جا کر دیکھا تو فی الحقیقت زمین تر تھی۔ اسی جگہ نشانی قائم کر کے حاضرین سے فرمایا کہ جب میں انتقال کروں تو مجھے اس جگہ دفن کرنا۔

(تذکرۃ الواصلین بدایوں، اولیائے کرام کے تاریخی حالات از خان بہادر مولوی محمد رضی الدین صاحب فرشوری بسمل رئیس بدایوں)

۳۷

سلطان ابراہیمؒ ساتویں صدی ہجری کی آخری ربع میں بعمر ۱۲ سال سمنان کے فرماں روا ہوئے۔ فرزند نہ ہونے سے سلطان تنگ تھے فقرا و مشائخ سے مدد چاہی ایک صبح سلطان و بیگم جائے نماز پر بیٹھے تھے کہ ابراہیم مجذوب روحانی تصرف کے ذریعہ اندر آگئے۔ سلطان دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ مجذوب نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تو بیٹا مانگتا ہے۔ پھر کہا ایک ہزار اشرفیاں دے میں تجھ کو عجوبہ روزگار بیٹا دوں گا۔ اشرفیاں فوراً پیش کر دی گئیں۔ اشرفیاں لے کر کہا اے ابراہیم تو نے ابراہیم سے بازی لگائی اور سودا بہت سستا کیا اور رخصت ہوئے۔ سلطان چند قدم ان کے پیچھے چلے۔ مڑ کر دیکھا اور کہا اب کیا چاہیے ایک بیٹا لے چکے ایک اور بھی اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ چند روز بعد محل مبارک میں آثار حمل نمودار ہوئے۔ سلطان نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابراہیم تجھ کو اللہ دو فرزند عطا کرے گا۔ ایک کا نام اشرف رکھنا اور دوسرے کا عارف۔ اشرف بڑا عارف و کامل ہو گا اور اس کے علم و فضل سے ایک جہان مستفید ہو گا۔ سلطان نے مولود مسعود کا نام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اشرف رکھا۔ بعد کو آپ ہی سید اشرف

جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کے نام سے مشہور ہوئے۔
(لطائف الاشرفی حصہ اول جس میں سیّد اشرف جہانگیر سمنانیؒ کے سوانح فضائل اور ملفوظات ہیں مؤلفہ حضرت نظام یمنیؒ صفحہ ۱۰ تا ۱۱)

(۳۸)

حضرت امیر خسرو رحؒ ایک روز سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو بندہ بھی ایک کتاب "گلستان" کی طرز پر لکھے۔ آپ نے فرمایا مناسب ہے۔ جب چند روز بعد آپ نے ایک کتاب تصنیف کر کے اپنے مرشد کی خدمت میں پیش کی تو مرشد گرامیؒ نے فرمایا یہ کتاب تم نے خوب لکھی ہے مگر "گلستان" جس کو شیخ سعدیؒ نے لکھا اس کی خوبی و لطافت اس میں نہیں اور "گلستان" کو خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسند فرماتے ہیں۔ جب امیر خسروؒ نے یہ بات سنی دل شکستہ ہوئے۔ رات ہوئی تو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام تختِ نبوت پر جلوہ افروز ہیں اور حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ روبرو اور حضرت سلطان المشائخؒ بطرف دستِ راست دست بستہ باادب ایستادہ ہیں اور حضرت شہنشاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہیں۔ جب امیر خسروؒ نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ کتاب حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ کی "گلستان" ہے۔

(تواریخ الاولیا حصہ دوم از امام الدین صاحبؒ صفحہ ۳۲۲)

(۳۹)

ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعیؒ نے جب زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصد کیا تو کہنے لگے میں مدینہ منورہ میں اسوقت تک نہ جاؤں گا جب تک کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خود مجھے اجازت نہ دیں گے۔ کہتے ہیں آپ چودہ دن تک مدینہ منورہ کے دروازہ پر ٹھہرے رہے۔ پھر آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے عبد اللہ میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع اور جنت میں تیرا رفیق ہوں اور جان رکھ کہ بے شک یمن میں دس آدمی ہیں جس شخص نے ان کی زیارت کی پس اس نے میری زیارت کی اور جس نے ان پر جفا کی تو اس نے مجھ پر جفا کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) وہ کون ہیں؟ فرمایا پانچ زندوں سے اور پانچ مردوں سے۔ میں نے عرض کیا زندہ کون ہیں؟ فرمایا (۱) شیخ علی طواشی صاحب حلیؒ (۲) شیخ منصور بن جدان صاحب حرضؒ (۳) ابن الموذن صاحب منصورۃ المہجمؒ (۴) فقیہہ عمر بن علی زیلعی صاحب سلامہؒ (۵) شیخ محمد بن عمر نہاریؒ اور مردہ یہ ہیں (۱) ابو الغیثؒ (۲) فقیہہ اسمٰعیل حضرمیؒ (۳) فقیہہ احمد بن موسیٰ بن عجیلؒ (۴) شیخ محمد بن ابی بکر حکمیؒ (۵) فقیہہ بن

حسین مگگی ؒ۔

امام یافعی رحمؒ فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ پا کر ان کی تلاش میں نکلا۔ زندوں کے پاس گیا اور انہوں نے مجھ سے باتیں کیں اور مردوں کے پاس آیا اور انہوں نے مجھ سے باتیں کیں۔ پھر مدینہ منورہ واپس آیا اور اس مرتبہ بھی چودہ دن تک اس کے دروازہ پر ٹھہرا رہا پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا تو ان دس آدمیوں کی زیارت کر آیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے ابوالغیث ؒ پر ثنا کی اور فرمایا یہ کل کو اہل ہوگا اس شخص کا جس کے لئے اہل نہیں ہے۔ میں نے داخلہ کی اجازت طلب کی جو مل گئی۔ (محاسن المحسنین مؤلفہ حضرت مولانا سید ذوالفقار احمد صاحب نقوی سانگپوری صفحہ ۸۳)

۴۰

شیخ محمد العدلؒ برسوں عزلت نشین رہے یہاں تک کہ جمعہ اور جماعت میں بھی شریک نہ ہوتے تھے۔ محمد بن عثمانؒ نے آپ کو لکھ کر بھیجا کہ اب زاویہ سے باہر نکلو کہ تمہاری ذات سے لوگوں کو فیض ہوگا اور خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بشارت دی کہ محمد العدل سے کہو کہ میری سنتوں پر قائم رہے۔ تب آپ زاویہ سے باہر نکلے اور "العدل" کے نام سے مشہور ہوئے۔ استغراق کمال رہتا تھا اور خاص و عام میں قبول تام تھا۔

(تواریخ الاولیاء جلد دوم مؤلفہ سید امام الدین احمد صفحہ ۶۶۲)

۴۱

سیدی شیخ ابوالمواہب شاذلیؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک میرے قلب پر رکھا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا قول وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا۔ میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اور اگر تم کو غیبت سے چارہ نہ ہو تو سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس) پڑھو اور ان کا ثواب اس شخص کی نذر کرو جس کی غیبت ہوئی ہے کیونکہ غیبت و ثواب متوازن و متوافق ہو جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ

(نعمت عظمیٰ جلد سوم مترجمہ سید عبدالغنی وارثی صاحب صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۳)

۴۲

سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میرا خواب میں دیکھنا بند ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میرا کیا گناہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں ہے کیونکہ تو لوگوں کو ہمارے اسرار پر مطلع کر دیا کرتا ہے اور واقعہ یہ تھا کہ میں نے اپنے ایک بھائی سے اپنا کچھ خواب بیان کیا تھا۔ پھر میں نے توبہ کی تو اس کے بعد آپؐ کو خواب میں دیکھا۔

(نعمتِ عظمیٰ جلد سوم مترجمہ سید عبدالغنی وارثی صاحب صفحہ ۳۰۰)

۴۳

ایک بار نواح ملتان و اوچ میں ذات الجنب پھیلا اس میں بہت لوگ مرے۔ ایک روز بہت سے آدمی حضرت سید عبد القادر ثانی بن سید محمد غوث حسنی جیلی اوچی قدس سرہٗ کی خدمت میں دعا کے لئے آئے۔ اسی شب آپ کے مرید غیاث الدین رحؒ نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلعم نے ان کو ایک لکڑی عنایت فرمائی اور فرمایا یہ لکڑی میرے فرزند عبد القادر کو دے اور کہہ دے کہ جو مریض تیرے پاس آئے اس لکڑی کو درد کی جگہ چھوا دے اور سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کر دے۔ شیخ غیاث الدینؒ یہ لکڑی حضرت سید عبد القادر ثانی قدس سرہٗ کے پاس لے گئے اور پیر کی نذر کی اور خواب کی کیفیت بیان کی۔ اسی روز سے ہزاروں کو صحت ہونے لگی۔ سید صاحب کی ولادت ۸۶۲ھ میں ہوئی اور انتقال ۱۸ ربیع الاول ۹۴۰ھ کو ہوا۔ مزار اوچ شریف میں ہے۔

(تذکرہ اولیائے ہند جلد سوم تالیف مرزا محمد اختر صاحب دہلوی صفحہ ۲۰)

۴۴

صاحب سیرت شامی نے ابو عبداللہ بن ابو محمد نعمانؒ سے نقل فرماتے لکھا کہ حضرت شیخ ابو موسیٰ زرہونیؒ نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور مولود شریف کی بابت پوچھا آپؐ نے فرمایا مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِہٖ یعنی جو ہمارے واسطے خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہیں۔

(سیرت شامی) (اقوال الشریفہ فی نکات الکلمۃ الطیبہ حصہ اول حسب ایما حضرت حاجی نور احمد صاحبؒ ۱۳۵۴ھ میں اعظم گڑھ سے طبع ہوئی صفحہ ۱۴۹)

(۴۵)

وزیر اسماعیل بن احمدؒ کا بیان ہے۔ کہ میں سمرقند میں عدالت کی کرسی پر بیٹھا ہوا مقدمات کی سماعت کر رہا تھا کہ شیخ الاسلام محمد بن نصر مروزیؒ کمرہ میں داخل ہوئے۔ میں تعظیماً کھڑا ہو گیا جب وہ چلے گئے تو میرے بھائی اسحاق نے کہا کہ آپ افراد اور رعیت میں سے ایک فرد کے لیے کھڑے ہوتے ہیں!! اس کے بعد جب میں سویا تو میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میرے ساتھ میرا بھائی اسحاق بھی تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ میری طرف بڑھے اور میرا بازو پکڑ کر فرمایا۔ ثَبَتَ مُلْكُكَ وَمُلْكُ بَنِيكَ بِإِجْلَالِكَ مُحَمَّدَ بْنَ نَصْرٍ وَذَهَبَ مُلْكُ أَخِيكَ بِاسْتِخْفَافِهِ بِهِ (تیری اور تیرے بیٹوں کی حکومت محمد بن نصر کی تعظیم کرنے کی وجہ سے برقرار رہی اور تیرے بھائی کی حکومت ان کے ساتھ استخفاف کی وجہ سے جاتی رہی)

(اعیان الحجاج "تاریخ اسلام کے بلند پایہ حجاج" از حبیب الرحمن الاعظمی صاحب صفحہ ۱۸۱)

(۴۶)

قطب ربانی امام شعرانیؒ "میزان" میں لکھتے ہیں کہ محمد بن زینؒ ایک مدّاحِ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور اکثر آپؐ کی حالت بیداری میں زیارت کرتے تھے۔ ایک بار ان سے ایک آدمی نے اپنے واسطے سفارش حاکم سے چاہی۔ یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا۔ اسی دن سے زیارت منقطع ہو گئی۔ پھر وہ ہمیشہ مدّاح میں سوال کرتے رہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اپنا دیدار دکھا دیجئے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ ایک خاص شعر پڑھا تب آپؐ دور سے کچھ دکھائی دیئے اور فرمایا تو دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کی مسند پر۔ ہم کو پھر خبر نہیں ملی کہ ان کو پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آئے ہوں۔ یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

("البراہین القاطعہ" از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ صفحہ ۲۲۲)

(۴۷)

بلخ کے شہر میں ایک مالدار نے دو بیٹے چھوڑے۔ دونوں بیٹوں نے آدھا آدھا ترکہ بانٹ لیا اس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ ایک ایک لینے کے بعد بڑے نے کہا کہ تیسرے بال کو کاٹ کر آدھا آدھا بانٹ لیں مگر چھوٹا راضی نہ ہوا کہ ایسا کرنا بے ادبی ہے۔ بڑے نے کہا کہ تجھے رغبت ہے کہ تو ان تینوں بالوں کو اپنی میراث اور ترکہ کے عوض لے لے۔ چھوٹے بھائی نے کہا بے شک اور تینوں بالوں کے عوض بھائی کو اپنا سارا مال دے دیا اور خود بالکل محتاج رہ گیا۔ ایک عرصہ بعد بڑے بھائی کا سارا سامان غارت ہو گیا اور وہ بالکل محتاج رہ گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ انتہائی مایوسی کے عالم میں اس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اس نے اپنی مفلسی و محتاجی کی شکایت کی۔۔ آپ نے فرمایا اے محروم بدنصیب تو نے ان بالوں سے بے رغبتی کر کے ان پر دنیا کو ترجیح دی۔ اس کے مقابلے میں تیرے چھوٹے بھائی نے خوشی اور شوق کیساتھ انہیں لیا اور جب وہ انہیں دیکھتا ہے مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اللہ نے اس کے صلہ میں اس کو سعادتِ دارین عطا فرمائی۔ خواب سے بیدار ہو کر بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا۔

(خیرالمونس حصہ دوم) (اردو ترجمہ نزہۃ المجالس مصنفہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعی قدس سرہٗ صفحہ ۱۸۱)

(۸۴)

شیخ سلیمان ابن عفان المندوی الدہلوی کی وفات ۱۴ محرم الحرام ۹۴۴ھ کو ہوئی۔ مقبرہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مقبرہ کے عقب میں دہلی میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ تجوید قرآن میں یگانۂ عصر تھے اور عالم معاملہ میں قرآن شریف کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سے تجوید کیا تھا۔ آپ سے شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے تجوید کیا اور مدت دراز تک آپ کی خانقاہ میں رہے۔

("اخبار الاخیار" از شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اردو ترجمہ "انوار صوفیہ" صفحہ ۱۴۴)

۴۹

علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی کو ۶ شوال ۹۸۶ھ کو شہید کیا گیا۔ شیخ یحیٰ مجذوب مکی رح نے اس جگر خراش واقعہ کے دن مکہ معظمہ کے بازار میں پٹن کے برہان خان بوہرہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ تم مولانا محمد طاہر ہندی کو جانتے ہو؟ جواب دیا ہاں۔ مجذوب نے ان کا ہاتھ چھوڑ کر چلنا شروع کیا۔ خان نے وجہ اس سوال کی پوچھی۔ اس نے کہا اس گھڑی میں نے دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے درمیان ایک شخص بیٹھا ہے۔ میں نے عرض کی کہ اے گنہگاروں کی جائے پناہ یہ کون شخص ہے؟ جواب ملا مولانا محمد طاہر پٹنی جنہوں نے ہماری محبت میں جان دی۔ خان بوہرہ نے یہ خبر سن کر لوگوں میں مشہور کر دی۔ بعض لوگوں نے تاریخ لکھ لی۔ بعدہٗ مجذوب کی بات کی تصدیق ہو گئی جو بالکل درست نکلی۔

(تذکرہ علامہ شیخ محمد بن طاہر محدث پٹنی رح ترجمہ "رسالہ مناقب" مؤلفہ شیخ عبدالوہاب القضی القضات متوفی ۱۰۸۶ھ از پروفیسر مولانا سید ابوظفر ندوی صاحب احمد آبادی صفحہ ۱۰۷)

۵۰

ایک شخص کے خسرہ نمودار ہوا۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تھوڑا
سا انگوری سرکہ اور تھوڑا اصلی شہد اور قدرے پڑھا ہوا روغن زیتون لے کر
سب کو ملا لے اور سارے بدن پر مالش کر۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بحکم
الٰہی شفا حاصل ہوئی۔ پڑھا ہوا زیتون کا تیل اس طرح تیار کیا جاتا ہے: پاک
اور ستھرا روغن زیتون ایک صاف برتن میں رکھے اور اُسے کسی چیز سے ہلاتا جائے
اور پڑھتا جائے سورۂ توبہ کی آخری آیات۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اور سورہ حشر کی
آخری آیات۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ

اَلَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ہ پھر سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف) پھر معوذتین (سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر دم کرے۔ بس پڑھا ہوا روغن زیتون تیار ہے۔ اس تیل کی بدن پر مالش تمام بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اگر کسی درد کی تکلیف زیادہ ہو تو تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھے اور درد کی جگہ مالش کرے اس تیل کی اور پھر تھوڑی سی مصطگی اور کلونجی کوٹ کر درد کی جگہ رکھے۔

(خیرالمجالس جلد دوم اردو ترجمہ نزہۃ المجالس مصنفہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صفوری شافعی قدس سرہٗ صفحہ ۲۲۹۔)

۵۱

حضرت خواجہ سنائیؒ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ خواجہ سنائیؒ دوڑے اور آپؐ کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری جان آپؐ پر فدا ہو آپؐ روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہیں۔ آپؐ خواجہ سنائیؒ سے بغلگیر ہوئے۔ اور فرمایا اے خواجہ تم نے میرے لئے اتنی درود بھیجی ہے کہ میں تم سے ازراہِ مروّت چھپا تھا کہ کونسی چیز سے عذر چاہوں اور اس کے عوض میں تمہیں کیا دلواؤں۔

(راحۃ القلوب) (ملفوظات حضرت خواجہ بابا فریدالدین گنج شکرؒ) مرتبہ حضرت نظام الدین اولیاؒ)

(صلوٰت ناصری از مولانا ناصر علی صاحب صفحہ ۹۴)

۵۲

حضرت اسمٰعیل بن یعقوب تیمی رح فرماتے ہیں کہ ابن منکدر رح مسجد نبوی کے صحن میں ایک خاص جگہ پر لوٹتے اور لیٹتے تھے ان سے اس بات کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے اس جگہ پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔

(وفاء الوفا ۔ الذکر الجمیل فی حلیۃ الحبیب الخلیل مؤلفہ محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی صاحب صفحہ ۲۹۶)

۵۳

حضرت عبدالعزیز دباغؒ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ فارحہ فرماتی تھیں کہ ان کے ماموں العربی الفشتالیؒ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری بھانجی فارحہ کے یہاں ایک ولی کبیر پیدا ہوگا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکا باپ کون ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا: مسعود دباغ۔ یہی وجہ تھی کہ العربی الفشتالیؒ نے میرے والد مسعودؒ کو رشتہ کے لئے پسند فرمایا۔ العربی الفشتالیؒ ولی ہونے کے علاوہ فقیہہ اور قاری بھی تھے اور علم کا درس دیتے تھے۔ میرے والد مسعود دباغ ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ ("ابریز" از علامہ احمد بن مبارک سلجماسیؒ جس میں حضرت سید عبدالعزیز دباغؒ کے سوانح حیات، عقائد اور کرامات کی تشریحات ہیں۔ اردو ترجمہ "خزینہ معارف" حصہ اول از ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب ایم۔اے۔ پی۔ایچ ڈی۔ صفحہ ۱۴)

(۵۴)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے مجھ کو ایک اجازت نامہ جیسا کہ مشائخ اپنے خلفاء کو لکھ کر دیا کرتے ہیں عطا فرمایا لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ اس میں کچھ کسر باقی ہے۔ اتنے میں ایک شخص آکر مجھ سے وہ اجازت نامہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور اس پہ کچھ لکھوا کر اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہر سے مزین کرا کر مجھے لا کر دے دیا۔ اس کے متن میں الطافِ عظیمہ دنیا کے متعلق لکھے ہیں۔ اور اس کی پشت پہ لکھا ہے کہ تم کو اجازت نامہ آخرت عطا ہوا ہے اور مقامِ شفاعت مرحمت ہوا ہے۔ کاغذ اجازت نامہ بہت طولانی ہے اور اس پر بہت سطور ہیں۔ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اسطرح بیٹھا ہوا ہوں جیسے کہ بیٹا باپ کے پاس بیٹھا ہو۔ اس عرصہ میں اجازت نامہ لپیٹا ہوا ہاتھ میں لئے ہوئے حرم شریف میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ داخل ہوا۔ حضرت خدیجۃ الکبرٰی رضی اللہ تعالے عنہا مجھ سے فرمانے لگیں کہ میں تیرے انتظار میں تھی اور تو یہ کام کر۔ فرمایا کہ مجھ کو یہ حضوری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
کی غیر معلوم نہ ہوتی تھی۔

(مکتوبات امام ربّانی مجدّد الف ثانیؒ جلد سوم)

۵۵

"زاد المتقین" میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے چار مرتبہ زیارت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہونے کا حال لکھا ہے ۱۲ ذی الحجہ ۹۹۰ھ کو مکہ معظمہ میں خواب دیکھا اس کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر بیٹھے ہوئے حدیث شریف کا درس دے رہے ہیں اور جمال و جلال کے وہ انوار آپ کے چہرۂ مبارک سے چمک رہے ہیں جن سے زیادہ تصور ہی نہیں کئے جا سکتے۔

(حیات عبدالحق محدث دہلویؒ از خلیق احمد نظامی صاحب صفحہ ۱۱۸)

۵۶

سلطان العاشقین سید شاہ برکت اللہ مارہروی زبردست ولی گذرے ہیں سخت مجاہدے کئے۔ جذبۂ عشق میں پھرتے پھراتے آپ مارہرہ سے تین کوس دور ایک مقام اترنجی کھیڑہ میں پہنچے۔ یہ ایک زبردست راجہ بین کا پایۂ تخت تھا۔ پرتھوی راج کے بعد سلطان شہاب الدین غوری نے اس کے اطاعت نہ قبول کرنے پر اس پر حملہ کرکے قلعہ کو بارود سے اڑا دیا۔ یہیں ایک بزرگ حسین شہید رح کا مزار ہے جو اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ چنانچہ سید شاہ برکت اللہ رح اسی مزار پر بیٹھ گئے۔ یہیں حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف لا کر آپ کو شیر برنج کھلایا اور فرمایا کہ آپ مارہرہ کے قطب مقرر کئے گئے ہیں وہاں چلے جائیے۔ اُدھر اسی شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چودھری وزیر خان زبیری کمبوہ رح کو خواب میں بشارت دی کہ اترنجی کھیڑہ جا کر ہمارے دوست اور اپنے قطب کو لے آؤ چنانچہ ۱۰۱۷ھ میں شاہ صاحب رح مارہرہ تشریف لے آئے۔

(ہفتاد اولیا از حضرت شاہ مراد سہروردی رح صفحہ ۲۴۴)

۵۷

بہت سمجھایا مگر اورنگ زیب عالمگیرؒ کی کسی نصیحت کا کوئی اثر حضرت سرمد شہیدؒ پر نہ ہوا۔ آخر کار گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلا۔ پوچھا گیا لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کے بعد کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کچھ نہیں۔ اللہ ہی اللہ ہے۔ محمد الرسول اللہ ہرگز نہ کہا۔ علماء نے ارتداد رسالت کی عدم تسلیم کا فتویٰ دے دیا اور قتل کا حکم صادر کر دیا۔ چنانچہ آپ کا سر قلم کر دیا گیا۔ لکھا ہے کہ جوں ہی آپ کا سر کٹ کر گرا آپ نے دوڑ کر اسے اٹھا لیا اور ہتھیلی پر رکھے ہوئے جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر چڑھتے چلے گئے۔ خلقت کا بے پناہ ہجوم تھا۔ اندر سے آپ کے مرشد گرامی حضرت ہرے بھرےؒ تشریف لا رہے تھے۔ پوچھا سرمدؒ یہ کیا کر رہے ہو۔ عرض کیا کہ دربار نبوت میں اورنگ زیبؒ کی شکایت و فریاد کرنے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں بھی وہیں سے آ رہا ہوں اور اورنگ زیبؒ کو بیٹھا چھوڑ آیا ہوں۔ اب تم وہاں جا کر کیا کرو گے۔ اس نے میرے سامنے عرض کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے احترام میں میں نے یہ سب کچھ کیا ہے ورنہ مجھے سرمدؒ کے مرتبہ و عظمت کا احترام تھا۔ اتنا سن کر حضرت سرمدؒ نے سر پھینک دیا اور گر پڑے۔ (ہفتاد اولیاء از حضرت شاہ مراد سہروردیؒ صفحہ ۱۰۴)

۵۸

حضرت شاہ ولی اللہؒ "درالثمین فی مبشرات النبی الامین" میں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلویؒ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اور بعض لوگ ان کو دیکھ کر مر جاتے تھے مگر آپ کو دیکھ کر کسی کی ایسی حالت نہیں ہوئی، فرمایا میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے اور اگر آشکارا ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ یعنی میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور محب کی غیرت محبت کا تقاضہ ہوتا ہے کہ اس کے محبوب کو سوائے اس کے اور کوئی نہ دیکھے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے حسن وجمال کو صرف اپنے دیکھنے کے لئے لوگوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے خوب فرمایا ہے ؎

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
نہ جانا کون ہے کچھ کسی نے جز ستار

(۵۹)

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے براہ راست جن امور کی وصیت کی گئی ان میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ میں فروعات میں اپنی قوم کی مخالفت نہ کروں۔ چونکہ ہندوستانی مسلمان عرصہ دراز سے حنفی مسلک پر تھے اس لئے شاہ صاحبؒ نے بھی اپنے اوپر حنفی مذہب کی پابندی واجب کر لی تھی۔ لیکن ادیان و ملل کی طرح وہ مختلف مذاہب فقہ میں بھی اساسی وحدت کے قائل تھے۔ چنانچہ وہ اپنے ایک مکاشفہ کا ذکر فرماتے ہیں جس میں انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے استفادہ کیا۔ اس ضمن میں شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں "میں نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذاہب فقہ میں سے کس خاص مذہب کی طرف رجحان رکھتے ہیں تاکہ میں فقہ کے اس مذہب کی اطاعت کروں۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ کے نزدیک فقہ کے یہ سارے کے سارے مذاہب یکساں ہیں اور آپؐ نے مجھ کو یہ وصیت فرمائی کہ فقہ کے چاروں مروجہ مذاہب کی تقلید سے کبھی باہر قدم نہ رکھوں اور جہاں تک ممکن ہو سب میں تطبیق کی کوشش کروں"۔ مذاہب فقہ کی طرح تصوف کے تمام طریقوں کو بھی شاہ صاحبؒ

نے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک یکساں پایا۔
("فیوض الحرمین" از حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اردو ترجمہ "مشاہدات و معارف" از پروفیسر محمد سرور صاحب صفحہ ۳۰-۳۶)

(۶۰)

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی مشہور تصنیف "فیوض الحرمین" میں اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک و مقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہراً دعیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں - اس کے بعد پھر میں روضۂ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہور فرمایا گاہے تو بصورت عظمت اور ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور کبھی جذب و محبت اور انسیت و انشراح کی شکل میں ظاہر ہوئے اور کبھی سریان کی شکل میں حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ تمام فضا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح سے لبریز ہے اور اور روح اقدس (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس میں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے حتیٰ کہ دیکھنے والے کو موجیں ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی تھیں۔ اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپؐ کی اصلی صورت کریمہ میں بار بار

دیکھا باوجودیکہ میری تمنا اور آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ آپؐ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں کرنا اور یہی وہ بات ہے کہ جس کی طرف آپؐ نے اپنے قول مبارک سے اشارہ فرمایا کہ انبیا کرام علیہم السلام کو موت نہیں آیا کرتی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی حیات دنیا کی سی ہے۔ وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھا کرتے ہیں اور حج کیا کرتے ہیں اور جس وقت بھی میں نے آپؐ پر سلام بھیجا تو آپؐ مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور ظہور فرمایا اور یہ سب باتیں اس لئے ہیں کہ آپؐ رحمۃ اللعٰلمین ہیں (یہی اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اپنے رسالہ "آب حیات" کے اندر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے بھی اسی کی تصریح فرمائی ہے ("فیوض الحرمین" مترجم اردو از مولانا عابدالرحمٰن صدیقی صاحب کاندھلوی صفحہ ۸۱ تا ۸۵)

۶۱

نقل ہے کہ شیخ احمد کھٹو گنج بخش ؒ فرماتے تھے کہ ایک روز میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت ایک عورت جمیلہ وشکیلہ زرو جواہرات سے آراستہ اور لباس فاخرہ سے پیراستہ حاضر ہوئی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا۔ اے احمد اس عورت کو قبول کر۔ میں نے عرض کیا کہ میرے بابا کی اجازت نہیں۔ آپؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جانب اشارہ کر کے مجھ سے فرمایا دیکھو تمہارا بابا موجود ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قریب میرے مرشد بابا کھڑے ہیں اور حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ میری طرف دیکھ کر فرمایا کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات نہیں سنتا سخت بے ادبی ہے قبول کر میں نے اسیوقت قبول کیا مجھکو اسی دن سے فتوحات ہونے لگیں اور امراء وسلاطین میرے دروازہ پر آنے لگے۔ واقعہ میں وہ عورت جمیلہ دنیا تھی۔ مجھ کو یہ مال و دولت جو کثرت سے حاصل ہو رہا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت ومرحمت ہے۔

(تذکرہ اولیاء دکن جلد اول از مولوی ابو تراب محمد عبدالجبار خانصاحب صفحہ ۱۱۴)

۶۲

حاجی محمد آفندیؒ جو اہل کشف اور اسرار میں سے تھے ایک دفعہ حضرت مولانا مولوی حقی نازلیؒ سے کہنے لگے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں تو مقام حنیفہ میں امام مقرر ہوا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری بائیں جانب اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تیری دائیں جانب ہیں۔ اور میں نے بہت سے فرشتوں کے ہمراہ تیرے پیچھے اقتداء کی ہے۔ نماز کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ کو تین خرمہ کے دانے اور ایک آبِ زمزم کا جام بھرا ہوا عطا کیا ہے اور آپ نے تجھ سے فرمایا ہے کہ ایک خرمہ تو ان میں سے تو خود کھالے اور باقی دو دانے خرمہ کے اور پانی کا پیالہ حاجی محمد آفندیؒ کو دے دے۔

("محبوب الابرار" ترجمہ اردو "خزینۃ الاسرار" مصنفہ حضرت مولانا مولوی حقی نازلیؒ صفحہ ۱۳۱)

۶۴

حضرت مولانا مولوی حقی نازلیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ نے میری پیشانی پہ بوسہ دیا۔ اور ایک دوسرے مشہد میں دیکھا کہ آپؐ نے میرے ساتھ معانقہ کیا اور میری گردن کی بائیں طرف بوسہ دیا اور ایک اور مشہد میں دیکھا کہ آپؐ چھوٹے بچے کیطرح میری گود میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّکَ حَبِیْبُ اللّٰہِ۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیرے اور تیرے والدین اور تیرے بھائیوں کے لئے شفاعت ہے اور ایک اور مشہد میں میں نے آپؐ کی زیارت بحالت خواب کی جس میں آپؐ کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا ثَبَّتَ اللّٰہُ اِیْمَانَکَ خدا تعالےٰ تیرے ایمان کو ثابت رکھے۔ اور ایک اور مشہد میں میں نے آپؐ کی زیارت کی جس میں میں نے دو مرتبہ آیۃ الکرسی آپؐ کے نزدیک پڑھی۔

("محبوب الابرار" ترجمہ اردو "خزینۃ الاسرار" مصنفہ حضرت مولانا مولوی حقی نازلیؒ صفحہ ۱۳۱)

(۴۶)

قطب الکاملین حضرت سید شاہ حمزہ صاحب قادری برکاتی قدس سرہٗ ایک مرتبہ عالم رویا میں مشرف بہ زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا صاحبزادے تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگائے ہیں اور ہر ایک کی تواضع کرتے ہو لیکن ہم کو کبھی ایک بیر بھی نہیں کھلاتے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے صبح ہوتے ہی ایک محفل مولود شریف منعقد کی اور اس میں حاضرین کو عمدہ عمدہ بیر تقسیم کئے۔

("برکات مارہرہ" مؤلفہ حضرت طفیل احمد صدیقی صاحب صفحہ ۱۲۹)

۶۵

حضرت شاہ فخر الدین دہلویؒ عرف شاہ فخر صاحب بن شاہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ عنفوان شباب ہی سے چراغِ مجلس روحانیاں بن کر چمکے آپ کے ایک متوسل نے اپنی اس آرزو کا بکمال خلوص اظہار کیا کہ میں خواب میں حق تعالےٰ جل مجدہٗ کی زیارت کرنا چاہتا ہوں کوئی تدبیر بتائیے۔ شاہ صاحبؒ نے برجستہ فرمایا کہ آج رات کو نماز عشاء پڑھے بغیر سو جانا تو حق تعالےٰ کی خواب میں زیارت ہو جائے گی۔ سائل اس تدبیر سے مطمئن نہ ہوا اور شب میں اس پر عمل نہ کیا بلکہ نماز عشاء وقت پر پڑھ کر سو گئے نتیجۃً زیارت نہ ہوئی۔ صبح کو شیخ نے پھر اظہار آرزو کیا۔ آپ نے پھر وہی تدبیر بتائی مگر طالب کی جرأت ترک صلوٰۃ پر آمادہ نہ ہوئی تیسرے دن پھر یہی معاملہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا تدبیر میں نے بتلا دی اور تم عمل ہی نہیں کرتے۔ اس پر چوتھی شب سائل نے ہمت کی اور فرض عشاء اور وتر واجب ادا کر لئے اور درمیانی سنتیں چھوڑ دیں اور سو گئے۔ خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا کہ "بھئی ہم نے کیا قصور کیا تھا کہ ہماری سنتیں ترک کر دیں"؟ آنکھ کھلی تو گھبرا کر اٹھے، وضو کیا اور نہ صرف سنتیں پڑھیں بلکہ صبح تک توبہ و استغفار کے ساتھ عبادت میں مشغول رہے۔ اور صبح پورا

واقعہ شیخ سے بیان کیا۔ شیخ نے فرمایا اگر عشاء کے فرض پڑھے بغیر سو جاتے تو خواب میں حق تعالیٰ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور بعینہٖ یہی بات حق تعالیٰ کی تھے اور اسی طرح زیارت حق تعالیٰ بھی نصیب ہوتی اور وقت ادا میں نماز عشاء بھی ادا ہو جاتی۔ (اس واقعہ کی جو عالمانہ اور عارفانہ توجیہہ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی مہاجر مکیؒ نے فرمائی۔ اس نے کتاب و سنت کے مقام عظمت کو بھی برقرار رکھا اور حضرت مولانا شاہ فخر دہلویؒ کے منصب شیخیت و علم کی بھی پوری پوری پاسداری فرمائی فرماتے ہیں" طریق سلوک میں طالبین دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ کہ جن کی منجانب اللہ مطلوبیت و محبوبیت ہوتی ہے۔ اور ربانی تصرفات ان کے حق میں نافرمانی و عصیاں کی راہیں مسدود کر دیتے ہیں۔ یہ مقبولین اگر بہ تقاضائے بشریت آمادۂ عصیاں ہو بھی جائیں تو گردوپیش میں اتنی رکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انہیں بہ تکلف ہی سہی لیکن ترک معصیت کرتے ہی بن پڑتی ہے۔ ایسے مقبولین "مرادین" کے لقب سے ملقب کئے جاتے ہیں۔ دوسرے طالبین وہ ہیں کہ جو بقدر ریاضت و مجاہدہ عروج حاصل کرتے ہیں۔ لیکن بقدر اطاعت اگر اوپر جاتے ہیں تو بقدر عدم اطاعت یا معصیت نیچے بھی آتے ہیں اور طبعی انداز پر انکا یہ سلسلہ عروج و نزول ان کی اطاعت یا معصیت پر مبنی ہوتا ہے ان کو "مریدین" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا شاہ فخر نظامی دہلویؒ باطنی انکشاف سے یہ معلوم کر چکے تھے کہ سائل "مرادین" میں سے ہے۔ جو اگر قبل از ادائے نماز عشاء سو گیا تو اس کی "مرادیت" اس صورت ترک صلوٰۃ کو پوری رات چلنے نہ دے گی۔ اور حق تعالیٰ کا رویائی دیدار اس کو نصیب ہو گا اور وقت عشاء کے اندر اندر اس کو بیدار کر کے نماز ادا کرلی

جائے گی۔ نیز صاحب واقعہ کا سنت عشا پڑھے بغیر سو جانا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اس کو بیدار فرمانا اس توجیہہ کی توثیق بھی کر رہا ہے۔

(حیاۃ صحابہ جلد اول مؤلفہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی اردو ترجمہ صلاح الدین ناصر انصاری صاحب بی اے علیگ صفحہ ۱۰-۱۱ مقدمہ از مولانا الحاج مولوی محمد سالم قاسمی صاحب استاد دار العلوم دیوبند)

۶۶

نقل ہے کہ گاہ گاہ خود بخود حضرت شاہ عبداللہ معروف بہ شاہ غلام علی دہلوی کے مکان میں خوشبو آنے لگتی تھی۔ اس وقت لوگوں کو وہاں سے علیحدہ کر دیتے تھے۔ شاید حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر پیراں کبار کی ارواح مبارک کا ظہور ہوتا تھا۔ آپ کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر عشق تھا کہ آپ کا اسم مبارک سنتے ہی بیتاب ہو جاتے تھے اور آہ آہ کہہ کر اوپر کو ہاتھ اٹھا دیتے تھے اور کبھی دونوں ہاتھ پھیلا کر اس طرح سمیٹ لیا کرتے تھے جیسے کوئی کسی کو آغوش میں لیتا ہے۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ از مولانا محمد حسن صاحب نقشبندی مجددی رح صفحہ ۳۱۴)

(۶۷)

ایک سفر میں حضرت مولوی حاجی سید محمد غوث علی شاہ قادری نقشبندی چشتی سہروردی بغدادی پانی پتیؒ سے ایک شخص ملا اور اس نے بیان کیا کہ میں تیس برس ہوئے اپنے گھر سے بارادہ زیارت کعبہ شریف چلا تھا۔ حج کر کے جابجا زیارت کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مزار مبارک پر پہنچا۔ بہت پسند آیا آٹھ برس تک وہاں جاروب کشی کرتا رہا۔ اتفاقاً ایک وطنی فقیر وہاں پہنچا اور پیام دیا کہ تمہاری زوجہ نہایت پریشان ہے۔ لڑکی جوان ہو چکی ہے" گذراوقات نہیں ہوتا شادی کی فکر ہے" ضرور خیال کرنا چاہیے"۔ مجھ کو اس روز کمال ملال رہا اور اسی خیال میں سو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا غم نہ کر فلاں مقام پر پتھر کے نیچے پانچ سو ریال ہیں اٹھا کر گھر چلا جا اور شادی لڑکی کی کر کے واپس آ ہم منتظر رہیں گے۔ دوسرے دن بھی یہی خواب دیکھا۔ پتھر جو اٹھایا تو رقم مل گئی۔ وہاں سے چل کر مدینہ شریف آیا۔ وہاں خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بہت جلد چلے جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام منتظر ہیں۔ گھر آ کر لڑکی کی شادی کی۔ ایک دن دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں" تو کیوں نہیں آتا" عرض کیا پیادہ پائی اور سفر دراز کی دقت ہے۔ جب بیدار

ہوا تو دیکھا کہ مزار مبارک پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے موجود ہوں۔ اس روز سے چھ مہینہ کے بعد گھر آنے کی نیت سے سوتا ہوں تو صبح کو گھر پہنچ جاتا ہوں۔ آٹھویں دسویں دن پھر واپس جانے کی نیت سے سوتا ہوں تو مزار مبارک پر پہنچ جاتا ہوں۔ غرض میرے حال پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بڑی عنایت ہے۔ جب چاہتا ہوں گفتگو بھی ہو جاتی ہے۔ اور خرچ بھی مجھ کو مزار مبارک سے مل جاتا ہے۔ ایک دن عرض کیا مجھ کو کچھ تعلیم فرمایئے فرمایا تو متحمل نہ ہوگا، ہاں بعد مرگ تجھ پر عنایت ہوگی۔ شاہ محمد غوث علی پانی پتیؒ نے آخر میں فرمایا یہ شخص نہایت بلند بخت تھا۔ اس پر بڑا فضل ایزدی تھا۔

(ریاض الفقر معروف بہ "دفتر حقیقت" از حافظ محمد امداد حسین صاحب ساکن میرٹھ صفحہ ۱۱۱۔ اس کتاب کے اندر حضرت سید محمد غوث علی شاہ پانی پتیؒ کے حالات قلمبند کئے گئے ہیں)

۶۸

حضرت سلطان نورنگؒ حضرت سلطان باہوؒ کے مشہور خلیفہ تھے ایک مرتبہ مراقبہ میں مشغول تھے سر اٹھایا کوئی مرید سامنے نہ تھا سکر الٰہی کے جذبات آپ پہ غالب تھے۔ ایک کتا جو آپ سے مانوس تھا مجبوراً اس پہ توجہ کی اس کی حالت ہی بدل گئی۔ حضرت سلطان باہوؒ کو نورِ باطن سے اسکا پتہ چلا۔ تو سلطان نورنگؒ سے ناراض ہو کر نعمت سلب کرنی چاہی۔ آپ بھاگ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں چلے گئے۔ جب سلطان باہوؒ وہاں آپ کے تعاقب میں پہنچے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے سلطان باہو اسے معاف کر دو اس میں جذبات کا اسقدر جوش تھا کہ اگر ایسا نہ کرتا تو شاید اس کا سینہ پھٹ جاتا آئندہ خیال رکھے گا۔ پس آپ نے معاف کر دیا۔ نئے طالبوں کو حضرت نورنگؒ ہر روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر کرتے تھے۔

(مناقب سلطانی یعنی حضرت سلطان باہوؒ کی مکمل سوانحعمری از سلطان حامد قادری صاحب صفحہ ۵۶)

(۶۹)

مولوی حافظ حکیم ابو یحییٰ محمد شاہ جہانپوری رح اپنے والد ماجد حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رح کا خواب لکھتے ہیں جو انہیں حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رح (میاں صاحب رح) کی نسبت نظر آیا تھا۔ وہ اسوقت تک میاں صاحب رح کے ہم مسلک نہ تھے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک مقام پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے میاں صاحب رح نظر آنے لگے۔ اب اسی جگہ پر میاں صاحب رح بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کے بعد انہوں نے انہی سے اور وہیں تحصیل حدیث سے فراغت حاصل کی۔ یہاں ان کو خواب میں میاں صاحب رح کا کمال اتباع اور بالکل سچی جانشینی دکھائی گئی۔

(الارشاد از مولوی حافظ حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری صفحہ ۲۷ مطبوعہ انصاری دہلی)۔ (نتائج التقلید از حکیم محمد اشرف صاحب صفحہ ۵۶)

۷۰

نقل ہے کہ چند روز غلبۂ حال میں حضرت سید شاہ فتح قلندر جونپوری سے نماز ترک ہو گئی تھی اپنی دنوں ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خواب میں آپ کو فرمایا کہ باوجود غلبۂ حال خیال شریعت چاہیے۔ اسی روز سے آپ نے ایسی پابندی اختیار کی کہ مرض الموت حال میں بھی کسی وقت کی نماز آپ کی قضا نہ ہوئی۔ کچے گھڑے آپ کے پاس رکھے رہتے تھے اس پر آپ تیمم کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(نفحات العنبریہ من انفاس القلندریہ صفحہ ۲۳ از مولوی محمد تقی حیدر)

(۷۱)

حضرت شاہ عبداللہ عرف بیلا جی قادریؒ نے اکیس سال حرمین شریفین میں گذارے اور اکیس حج کیے۔ ایک شب عالمِ رویا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو دو مشت جوار عنایت کئے جو آپ نے چادر میں لے لیے۔ جب خواب سے بیدار ہوئے معلوم کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس ملک کی سکونت کا اشارہ فرماتے ہیں جہاں بالعموم جوار کا رواج ہے اس کے بعد آپ مدینہ طیبہ سے روانہ ہو کر دکن پہنچے۔

(تذکرۂ اولیائے دکن جلد اوّل از مولوی ابوتراب محمد عبدالجبار خان صاحب صفحہ ۱۵۲)

۷۲

حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ظاہر میں اول بیعت میری طریقہ نقشبندیہ میں حضرت نصیر الدین صاحب دہلویؒ خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحبؒ سے ہوئی اور باطن میں بلاواسطہ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ ایک بلند جگہ پہ رونق افروز ہیں اور حضرت سید احمد شہیدؒ کا ہاتھ آپؐ کے دست مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں بوجہ ادب کھڑا ہوں۔ حضرت سید صاحبؒ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں دے دیا۔

(کرامات امدادیہ از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صفحہ ۴۴)

(۷۳)

منشی محمد وہاج الدین کا کوروی حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے حد مقبول تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک بار بزمانہ ابتدائی خواب میں تکیہ شریف کی مسجد میں گیا تو وہاں میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کنارہ کے در میں نماز عصر میں مصروف ہیں۔ میں بھی آپؐ کی اقتدا میں نماز میں شریک ہو گیا۔ فراغت کے بعد آپؐ مجھ سے ملے اور مجھے اپنے دونوں پیروں کے حلقہ میں لے لیا اور بوفور محبت وعنایت میری پشت پر ہاتھ رکھ کر اور مسکرا کر فرمایا "لڑکے تو نماز نہیں پڑھتا"۔ میں نے جواب دیا۔ "جی نہیں"۔ آپؐ نے پھر بکمال خوبی تبسم سے فرمایا کہ میں تیرے واسطے تین دن سے یہاں ٹھہرا ہوا ہوں۔

(انفاس القلندریہ از مولوی محمد تقی حیدرؒ صفحہ ۶۵)

۴۸

حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رح اکثر ایک قصہ سنایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سکھوں نے ملتان کا محاصرہ کیا تو ایک بزرگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں امداد کے طالب ہوئے۔ خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا "امت من متابعت من گذاشتہ اند"۔ فرمایا کہ دین و دنیا دونوں میں کامیابی کا انحصار حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع پر ہے۔ بے متابعت حصولِ مقصد ناممکن ہے۔ حکومت بھی اسی وقت مل سکتی ہے جب زندگی کے ہر شعبہ میں اس "اکمل ترین انسان" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اتباع ہو اور روح کی کمالیت بھی اسی وقت ممکن ہے جب آپؐ کے نقش قدم پر گامزن ہو۔ سلوک و معرفت کی راہیں بغیر اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طے نہیں کی جاسکتیں ؎

درین راہ بجز مرد راعی نرفت		گم آں شد کہ دنبال داعی نرفت
محال است سعدیؔ کہ راہِ صفا		تواں رفت جز در پے مصطفٰے

(تاریخ مشائخ چشت از خلیق احمد نظامی صاحب)

(۷۵)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے متعلق بعض مفسدہ پردازوں نے حکومت کو یہ درخواست دی کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے دیوبند میں ایک مدرسہ گورنمنٹ کے مقابلہ کھولا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سرحد کے لوگوں سے تعلقات پیدا کئے جائیں تاکہ گورنمنٹ سے جہاد آسان ہوجائے۔ یہ مدرسہ خفیہ طور پر طلبہ کو قواعد جنگ کی تعلیم دیتا ہے اور ہندوستان پر چڑھائی کرانے کے لئے کابل کو تیار کر رہا ہے۔ ہم حکومت کو خیرخواہانہ اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بیدار رہے۔ حکومت کے یہاں تفتیش کے لئے احکام جاری ہوگئے اور تفتیش کے مراکز گنگوہ، نانوتہ، رام پور اور جلال آباد قرار پائے اور دیوبند کو صدر مقام بنایا گیا۔ حکام نے دورے کئے اور بعض نے نانوتہ پہنچ کر حضرت نانوتویؒ کی زیارت کرنے کے لئے مسجد میں آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت نے اجازت دے دی اور کہلا دیا کہ جوتا اتار کر آئیں۔ حاکم آیا بیٹھا نہیں بلکہ نہایت ادب سے چپ چاپ حضرت کے سامنے کھڑا رہا۔ واپس ہوکر اس نے حکومت ہند کو رپورٹ دی کہ جو لوگ ایسی مقدس صورتوں پر نقضِ امن اور غدر و فساد کا الزام لگاتے ہیں وہ خود مفسد ہیں اور یہ محض چند مفسدوں کی شرارت ہے۔

اس واقعے کے بعد حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ میں اکثر دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لاتے ہیں اور اپنی ردا مبارک میں مجھے ڈھانپ کر کبھی اندر لاتے ہیں اور کبھی باہر لے جاتے ہیں اور سوتے جاگتے اکثر اوقات یہی منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے ردا مبارک میں لئے رہتے ہیں اور الگ کرنا نہیں چاہتے۔ سب نے اسکا مطلب یہ سمجھا کہ ان مفسدوں کی مفسدہ پردازی اور شر سے تحفظ منظور ہے۔ لیکن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مولانا کی عمر ختم ہو چکی ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ دکھلانا منظور ہے کہ جب لوگ اپنے ہو کر ایسے مفسد ہو گئے کہ خدا کے ایسے مقدس بندوں پر الزام لگانے سے نہیں شرماتے تو ہم بھی ایسی ہستی کو اب ایسے لوگوں میں رکھنا نہیں چاہتے کہ یہ اس قابل نہیں ہیں۔ چنانچہ حضرت نانوتویؒ زیادہ زندہ نہیں رہے اور قریب ہی زمانہ میں وفات ہو گئی۔

(حکایات اولیاء از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۲)

۷۶

ایک مرتبہ حضرت مولانا شاہ محمد پسروریؒ جنہوں نے حضرت صدیق زماں خواجہ محمد صدیق صاحبؒ (حضرت مولانا ہادی پاک آلو مہار شریف (ضلع سیالکوٹ) کو باطنی تربیت دی تھی اور ان کے ظاہری علوم کے استاد بھی تھے سیالکوٹ جا رہے تھے اور ہمیشہ کی طرح اسوقت بھی خواجہ محمد صدیقؒ ان کے ہمراہ تھے۔ سواری کے لئے صرف ایک گھوڑی تھی جس پر شہر سے رخصت ہوتے وقت شاہ صاحبؒ سوار ہو گئے اور چونکہ کئی اصحاب کچھ فاصلہ تک شاہ صاحبؒ کو چھوڑنے آئے تھے اس لئے صدیق صاحبؒ کو پا پیادہ آگے آگے جانے کو کہا اور دل میں یہ طے کر لیا کہ شہر سے باہر نکل کر ان کو بھی گھوڑی پر سوار کر لونگا۔ آپ کو شاہ صاحبؒ کا یہ فرمان شاق گذرا پھر بھی آگے آگے چلنے لگے مگر روتے جاتے تھے کہ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ پیچھے ایک پالکی چلی آ رہی ہے۔ پالکی جب قریب پہنچی تو اسمیں ایک ایسے بزرگ قبلہ رو بیٹھے نظر آئے جن کے چہرۂ انور پر بوجہ نور نظر نہیں جمتی تھی اور پالکی کے چاروں پائے ایسے چار اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین اٹھائے ہوئے تھے جن کے رخہائے جمال نہایت تابندہ تھے۔ آپ نے پالکی اور اصحاب کو دیکھ کر رونا بند کر دیا کہ اتنے میں اندر والے بزرگؒ نے اپنا دست مبارک دراز فرما کر آپکا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا

"آؤ صدیقؓ! ان چار اصحاب میں سے ایک بزرگ نے عرض کیا کہ میں بھی صدیق ہوں اور یہ بھی صدیقؒ ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے زمانہ کے صدیقؓ تھے اور یہ اپنے زمانہ کے صدیق ہیں"۔ آپ پالکی کے ہمراہ کچھ دور چلے۔ پالکی کی رفتار تیز تھی اور آپ کو کچھ ہوش باقی نہ رہا تھا اور رخ انورؐ کی تابش اور اسقدر تیزی سے چلنے کے باعث آپ بالکل از خود رفتہ ہو چکے تھے۔ پالکی دفعتاً رک گئی۔ اور ان بزرگ نے آپ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے آپ کی تسلی و تشفی فرمائی اس کے بعد پالکی تو آگے بڑھ گئی اور آپ اسقدر ہجوم خیالات و واردات کے باعث بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور گرتے ہی ناک و منہ سے خون جاری ہو گیا۔ شاہ صاحبؒ کو یاروں سے رخصت ہونے میں دیر لگ گئی، سڑک کے دونوں طرف حضرت خواجہ محمد صدیقؒ کی تلاش میں شاہ صاحبؒ نے نگاہ دوڑائی لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔ دل ہی دل میں افسوس کر رہے تھے کہ اسی وقت کیوں نہ سوار کر لیا۔ اسی جستجو میں سارا سفر طے ہو گیا۔ جب آلو مہار کے قریب اس مقام پر پہنچے جہاں سے سیالکوٹ کی سڑک کو پگڈنڈی جاتی ہے تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت صدیق صاحبؒ سڑک کے وسط میں بیہوش پڑے ہیں اور ناک و منہ سے خون جاری ہے۔ یہ دیکھ کر شاہ صاحبؒ پریشان ہوئے۔ ان کو اٹھا کر گھوڑے پر سوار کیا اور اسی حالت میں لئے مکان پر پہنچے اور ہوش میں لانے کی تدبیر کی۔ آخر دیر کے بعد جب ہوش میں آئے تو شاہ صاحبؒ نے اتنی جلدی چلے آنے اور بیہوش ہو جانے کی وجہ پوچھی۔ آپ نے رکتے رکتے جو کچھ واقعہ پیش آیا تھا سب سنا دیا۔ شاہ صاحبؒ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین آپ کی اعانت کو تشریف لائے اور اپنی زیارت و محبت و بشارت فضیلت

سے آپ کو مستفیض فرمایا تو دیر تک حالت جذب میں مدہوش رہے اور اس واقعہ کے بعد سے آپ کی اور بھی زیادہ تواضع اور دلداری میں سعی فرمانے لگے۔

(تذکرہ صدیق زماں حضرت خواجہ محمد صدیقؒ مؤلفہ شیخ محمد صغیر حسن صاحب پرنسپل ایم اے (ہسٹری) ایم اے (اکنامکس) علیگ۔ خادم درگاہ عالیہ صدیقیہ آنوہار شریف صفحہ ۲۶ تا ۲۷)

۷۷

سیّد بہاؤالدین قدس سرہٗ فرزند سید نصر اللہ علویؒ کے اور بھائی سیّد وجیہہ الدینؒ کے ہیں۔ نہایت صالح، عابد، پرہیزگار اور شجیع بزرگ تھے۔ آپؒ نے ایک شب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دست مبارک سے آپؒ کے چہرہ پر عطر مل رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو اسکا اثر ظاہر تھا۔ زمانہ رحلت تک آپکا چہرہ عطر کی خوشبو سے معطر رہا۔ جب رحلت پائی خوشبو جاتی رہی۔ رحلت کے وقت عمر صرف ۲۷ سال تھی۔ قبر احمد آباد میں ہے۔

(تواریخ الاولیاء حصہ دوم از امام الدین صاحب صفحہ ۷۶)

۷۸

مولٰنا عبدالرحمٰن صفوری شافعیؒ مؤلف نزہۃ المجالس (ترجمہ اردو خیرالمونس) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بایں طور خواب میں دیکھا کہ میں آپؐ پہ قرآن مجید کیطرح جلد جلد درود پڑھ رہا ہوں اور آپؐ میری جانب دیکھتے جاتے ہیں اور مسکراتے جاتے ہیں۔

(خیرالمونس حصہ دوم صفحہ ۱۸۵)

۷۹

حضرت شاہ محمد آفاقؒ نے فرمایا کہ ایک بار مجھ کو تردد تھا کہ دیکھئے انجام کیا ہو پس میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم کیا جو تم سے محبت کرے گا۔ اسکا بھی انجام بخیر ہو گا آپ مراد آباد کے رہنے والے تھے۔

(رسالہ "شہرہ آفاق" از نور الحسن صاحب)

(۸۰)

فریدالدین خان کاکوروی رحؒ نے ۸ نومبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۳۵ھ کو وفات پائی۔ مولانا حاجی فریدالدین خان محدث ابن مسیح الدین خان بہادر میر منشی گورنر جنرل و سفیر شاہ اودھ بمقام لندن ۵ ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ ۱۲۵۹ھ کو پیدا ہوئے۔ پیش صحن مسجد بالائے قلعہ کاکوری متصل اپنی محلسرائے کے دفن ہیں۔ حافظہ نہایت قوی تھا۔ بخاری شریف قریب قریب حفظ یاد تھی۔ ننہال و ددھیال میں سب امیر کبیر تھے مگر آپ اپنے علمی مشغلہ میں مصروف رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ۔ آپ کو دیکھ کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک رضؓ سے فرمایا کہ یہ میرا خادم ہے۔ اس بشارت یہ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کو اپنا خادم فرمایا ہے زندگی بھر بہت خوش رہے۔ بڑے عالم و عامل با لحدیث تھے۔ زندگی بھر بجز درس کتب بینی و مطالعہ کتب حدیث کوئی دوسرا شغل اختیار نہ کیا۔

(تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول از ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی صفحہ ۱۹۵)

۸۱

استاد الاساتذہ حافظ عبداللہ غازی پوریؒ قصبہ مئو (ضلع اعظم گڑھ) میں ۱۲۶۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۱۳۳۷ھ کو انتقال فرمایا بمقام لکھنؤ۔ زبردست عالم وقت تھے۔ آپ نے ایک مرتبہ یہ خواب دیکھا کہ ایک مقام پر اژدہام کثیر ہے اور لوگ بہ کثرت چلے جا رہے ہیں۔ کسی نے کہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ لوگ آپ سے شرف مصافحہ حاصل کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اس اژدہام سے باہر نکلا۔ میں نے پوچھا کیا تم نے شرف مصافحہ حاصل کر لیا؟ اس نے کہا۔ ہاں! میں نے کہا مہربانی کر کے اپنا وہ ہاتھ مجھے دے دو میں بھی مشرف ہو جاؤں اور برکت حاصل کر لوں۔ اس نے ہمت دلائی اور کہا کہ واسطہ کی کیا ضرورت ہے تم خود ہمت کر کے آگے بڑھو اور اژدہام سے بالکل نہ گھبراؤ۔ بلا واسطہ شرف مصافحہ حاصل کرو۔ چنانچہ اس کی ہمت دلانے پر میں آگے بڑھا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بلا واسطہ مصافحہ اور برکت حاصل کی۔ اس کے بعد اس شخص کا جس نے ہمت دلائی تھی شکریہ ادا کیا اور مجھے بیحد مسرت حاصل ہوئی۔ جب بیدار ہوا تو وہی مسرت اور وہی سماں موجود تھا۔ تعبیر اس خواب کی میں نے یہ سوچی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ اس خواب کے تنبیہ فرمایا ہے کہ عمل

بالسنۃ اور علم حدیث اور تحقیق مسائل کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور خواہ مخواہ کی تقلید سے بچنا چاہیئے۔

(تراجم علمائے حدیث ہند جلد اول از ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی صفحہ ۵۰۸)

(۸۲)

مولانا مجدالدین المدعو شاہ محمد معصوم نقشبندی بالاپوری کی گذر اوقات کا مدار ایک عرصہ سے توکل و قناعت پہ تھا مگر کبھی آپ کے عزم و استقلال میں لغزش نہ ہوئی - ایک رات آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھا - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو دو قرص نان عنایت کئے - آپ خواب سے بیدار ہوئے - اس خواب کی تعبیر کے منتظر تھے کہ غیب سے کیا کشائش ہوتی ہے - چند روز کے بعد دو گاؤں ایک موضع رسول پور پرگنہ نادورہ دوسرا موضع ملیسی سرکار عالی نظام الملک آصف جاہ ثانی سے جاگیر التمغا مقرر ہوئے - آپ نے فرمایا یہ دو گاؤں ملنے کی کیفیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو قرص کی تعبیر ہے -

(تذکرہ اولیاء دکن جلد دوم از مولوی ابوتراب محمد عبدالجبار خانصاحب صفحہ ۹۴۰)

۸۳

میاں کریم شاہ راوت سکنہ لدھیانہ سے نقل ہے کہ میں خاندان چشتیہ میں بیعت تھا۔ مجھے اپنے مرشد سے بہت محبت تھی۔ سماع و قوال کا بہت شوق تھا۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ قادر بخشؒ ایک مقدمہ کی تفتیش کے لئے زمانہ انسپکٹری میں لدھیانہ تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ کی بزرگی بیان کی اور مجھے رغبت دلائی مگر میں برابر یہی کہتا رہا کہ کہیں پولیس والے بھی ولی اللہ ہوتے ہیں۔ مجھے کسی ولی کے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن تمام دن مجھے اسکا خیال ضرور رہا کہ بلا کسی کو دیکھے کیوں اظہار نفرت کیا۔

میرا معمول تھا کہ بعد نماز مغرب قرآن خوانی کرتا اور عشاء کے بعد اکثر قوالی سنا کرتا۔ اسی روز شب کو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت وسیع میدان میں فرش و میز کرسیاں بچھی ہیں۔ وہاں پر ہر قسم کی سواری آنا شروع ہوئی۔ میں ہر ایک سواری کے متعلق پوچھتا گیا کہ یہ کس کی سواری ہے۔ پہلے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آئی۔ اس کے بعد کی سواری کے متعلق جو معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ سواری خواجہ صاحبؒ کی ہے جو اس زمانہ کے قطب الاقطاب اور یہاں انسپکٹر پولیس ہیں۔ اس کے بعد بہت سے اور حضرات تشریف لائے اور اپنی اپنی

جگہ بیٹھ گئے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کریم بخش کو بلاؤ۔ میں ادب سے فوراً حاضر خدمت ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کریم بخش قطب زماں کی شان میں تو کیا کہتا تھا کہ انسپکٹر کہاں اور اولیائی کہاں۔ اگر تیرا پیر زندہ ہوتا تو ضرور انسپکٹر صاحب کی بیعت کرتا۔ تجھ کو چاہیئے کہ ان کی بیعت اختیار کرے۔

جب آنکھ کھلی تو میں نہایت بے چین تھا۔ فوراً حضرت خواجہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ التجا کرنے پر آپ نے مجھ کو بیعت فرما لیا اور ایسی توجہ دی کہ میرا قلب روشن ہو گیا۔

(لمعات کمالات قادریہ از منشی عاشق علی خان ناطق گلاٹوری صفحہ ۲۶)

(۴۸)

شیخ اسلم بن یحییٰ بن معین الحق والملۃ والدین رفیقی کاشمیریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے میرے حق میں دعائے برکت کی اور اپنے موئے مبارک میں سے ایک موئے مبارک مجھے عطا فرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو اپنے ہاتھ میں میں نے ایک سیاہ بال دیکھا اور حجرہ کو معطر پایا۔ اس وقت میری ڈاڑھی کے تمام بال بالکل سفید ہو چکے تھے۔

(حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد صاحب جہلمی ثم لاہوری صفحہ ۴۶۱)

۸۵

حضرت سائیں توکل شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں پہلے پان و تمباکو بکثرت کھاتا تھا۔ ایک روز میں نے درود شریف بہت پڑھا اور شب کو عالم رویا میں دیکھا کہ ایک عجیب باغ ہے اور اس میں ایک پختہ اور نہایت عمدہ چبوترہ پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ میں نے قدم بوسی کی اور مجھے آپؐ نے سینہ سے لگا لیا مگر منہ مبارک میری طرف سے موڑ کر دوسری طرف کر لیا۔ میں ڈر گیا اور نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے کیا قصور ہوا۔ فرمایا کہ قصور تو کچھ نہیں ہوا البتہ تمہارے منہ سے تمباکو کی بدبو آتی ہے۔ اس روز سے میں نے پان و تمباکو کھانا بالکل ترک کر دیا بلکہ مجھے ان سے نفرت ہو گئی۔

(ذکر خیر از خواجہ محبوب عالمؒ صفحہ ۱۳۶)

(۸۶)

ایک دن نور احمد صاحب نورؔ جنہوں نے "تذکرہ توکلیہ" لکھی ہے آپ کو بھی اپنے مرشد یعنی سائیں توکل شاہ صاحبؒ کے طفیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ تراویح اور عشاء کی نماز پڑھ کر وہ مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری کی ایک مقبول عام نعت پڑھ رہے تھے۔ معمولی وقت طاری ہوئی اور پڑھتے پڑھتے سو گئے۔ دیکھا کہ ایک صورت بہ جُثّہ پوری قدِ آدم ہے۔ کہا گیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صورت ہے۔ اتنے میں وہ نعت جیسی زبانِ فیض ترجمان سے گویا ہوئی اور فرمایا کہ ہماری تصویر کیوں بنائی گئی؟ اس طرح ارشاد ہوا کہ خفگی معلوم ہوتی تھی۔ گویا آپؐ کھڑے ہوگئے۔ میری طرف نظرِ عنایت ہوئی اور فرمایا کہ کیا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ آپؐ میرے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیجئے۔ فرمایا کہ اچھا منہ کھولو۔ خاکسار نے منہ کھول دیا۔ آپؐ نے میرے منہ میں تھوک دیا۔ میں اپنے معزز ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ بیداری کے بعد بھی اس لعاب کا مزا عرصہ تک منہ میں رہا

(تذکرہ توکلیہ از نور احمد صاحب نورؔ صفحہ ۱۰۰-۹۹)

(۸۷)

حضرت خواجہ عبدالخالق رحؒ نے ایک روز فرمایا کہ مولوی عبدالکریم جیسوریؒ کو ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولوی صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب دوسرا ہاتھ پکڑنے لگے تو مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ ہاتھ ایک جگہ دیا جا چکا ہے۔ معاف فرمائیں اور یہ کہہ کر پیچھے ہاتھ ہٹا لیا۔ مولوی صاحب کے اس فعل پر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور مولوی صاحب کی پیٹھ ٹھیک کر شاباشی دی۔

(معاون تبرکات خانقاہ از منشی عاشق علی خان ناطق گلانوریؒ صفحہ ۴۵)

(۸۸)

ایک صاحب کو انار کی خواہش میں تیس برس گذر گئے اور نہ کھایا اس کے بعد خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا (تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے) صبح اٹھتے انار کھایا۔ اب نفس نے دودھ کی خواہش کی فرمایا تیس برس خواہش کرو پھر شاید حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں اور حکم دیں اس سے بہتر یہ ہے کہ صبر کر۔ فوراً خلش دور ہو گئی

(ملفوظات حصہ اول مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ صفحہ ۱۱۸)

۸۹

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ ایک بہت معمر حافظ صاحب تھے جو بعد میں قصبہ بڑودت میں جا کر رہنے لگے تھے ان کو ہمارے اوّل طبقہ کے اکابر حضرات جیسے حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ سے خاص تعلق تھا گو اسوقت کسی سے بیعت نہ تھے۔ ان کو مولود شریف اور اشعار نعتیہ کا بہت شوق تھا اور بہت اہتمام تھا۔ انہوں نے مجھ کو اپنا ایک خواب لکھا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ ہم ان سے خوش نہیں ہوتے جو ہماری بہت تعریف کرے بلکہ اس سے خوش ہوتے ہیں جو ہمارا اتباع کرے۔

(ملفوظات حصہ ہفتم مولانا اشرف علی تھانویؒ صفحہ ۱۸۵)

(۹۰)

محسن کاکوروی رح مشہور نعت گو شاعر کے فرزند مولانا انوار المحسن کاکوروی رح کا خواب ذیل میں درج ہے جس سے حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رح کے مستجاب اللہ مقام ارشاد پر فائز ہونے اور اپنے وقت کے مجدد ہونے کی بشارت ملتی ہے۔

فرماتے ہیں میں نے سفر حج میں بمقام مدینہ طیبہ حضرت تھانوی رح کے متعلق خواب دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں مجھ کو مولانا تھانوی رح سے کوئی خاص عقیدت بھی نہ تھی البتہ ایک بڑا عالم ضرور سمجھتا تھا اور میرا خاندان بھی علمائے حق کا کچھ زیادہ معتقد نہ تھا۔ غرض مدینہ طیبہ میں مولانا تھانوی رح کا مجھے کوئی بعید سے بعید خیال بھی نہ تھا کہ ایک شب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چارپائی پر بیمار پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مولانا تھانوی رح تیمارداری فرما رہے ہیں اور ایک بزرگ دور بیٹھے ہوئے دکھائی دیے جن کے متعلق خواب ہی میں معلوم ہوا کہ یہ طبیب ہیں۔ آنکھ کھلنے پر فوراً میرے ذہن میں یہ تعبیر آئی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر کیا بیمار ہیں البتہ آپ کی امت بیمار ہے اور مولانا تھانوی رح اس کی تیمارداری

یعنی اصلاح فرمارہے ہیں۔ لیکن وہ بزرگ طبیب جو دور بیٹھے نظر آرہے تھے وہ سمجھ میں نہ آئے کہ کون تھے۔ واپسی ہندوستان پر میں نے مولانا تھانویؒ کی خدمت میں یہ خواب لکھ کر بھیجا اور جتنی تعبیر میری سمجھ میں آئی تھی وہ بھی لکھدی اور یہ بھی لکھدیا کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ وہ بزرگ طبیب کون تھے جو دور بیٹھے تھے۔ مولانا تھانویؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ وہ حضرت امام مہدی ؑ ہیں اور چونکہ وہ ابھی زماناً بعید ہیں اس لئے خواب میں بھی مکاناً بعید دکھائی دئے۔

(حیات اشرف از غلام محمد صاحب بی۔ اے عثمانیہ صفحہ ۹۰)

۹۱

جناب آج چند دن ہوئے کہ اس خاکسار نے جناب اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ آپ گویا ایک نہر کے کنارے سے جارہے ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ جناب کی صورت سے مشابہ ہیں۔ واللہ اعلم۔ میں فوراً قدموں میں گر گیا اور عرض کیا کہ آپ تو تشریف لے جارہے ہیں میرا کیا حال ہوگا۔ آپ نے جواب یہ عطا فرمایا کہ تجھے اجازت ہے کہ ہر روز عصر کے بعد میرے روضہ کی سیر کر یا زیارت کر۔ سیر کر یا زیارت میں شبہ ہوگیا۔ بس آنکھ کھل گئی اور یہ خیال ہوا کہ شاید مراد آپ کی لفظ زیارت یا سیر سے درود ہو گی مگر دل میں خلجان ہے کہ شاید کچھ اور مراد ہو اس وجہ سے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اسکا کیا مطلب ہے بیان فرما دیں کہ تشفی حاصل ہو۔

(اصدق الرؤیا حصہ دوم بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ) (نہایت مناسب تعبیر ہے مگر درود کے ساتھ اتباع اور ملالیا جائے۔ مولانا تھانوی)

۹۲

کل شب میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپؐ جس وقت تشریف لائے تو ہم سب کھڑے ہونے لگے۔ آپؐ نے ہم سب کو بیٹھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ (مولانا اشرف علی تھانوی) اور جو جو تخت پہ بیٹھے تھے یا تو اترنے لگے اور یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ آپ یہیں تشریف رکھیں اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی ایک طرف اس تخت پہ بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک بہت نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید۔ قد نہ بہت لمبا تھا نہ بہت چھوٹا بالکل جناب کے قد کے مطابق تھا۔ اس جلسہ میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی صورت اور دیکھی تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جو جس طرح ہوتا ہے وہ اس صورت میں مجھ کو دیکھتا ہے۔ آپؐ کا یہ فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد سے اب تک ایک حالت نہایت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہیں۔

(اشرف السوانح حصہ سوم بقلم عزیز الحسن صاحب و عبدالحق صاحب صفحہ ۱۸)

۹۳

سید سلیمان ندویؒ سیرت النبی جلد پنجم میں رقمطراز ہیں کہ "وہ ایک مقدس بزرگ جن کے ساتھ مجھے پوری عقیدت تھی اور جن کی زبان سے استحقاق کے باوجود کبھی مدعیانہ فقرہ نہیں نکلا انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

"یہ کتاب وہاں مقبول ہو گئی"!

کہاں مقبول ہو گئی؟ یہ کس بزرگ کا مشاہدہ اور بیان ہے؟ تذکرۂ سلیمان کے مصنف غلام محمد صاحب نے خود حضرت سید سلیمان ندویؒ سے اس کی تفصیل پوچھی؟ فرمایا کہ یہ میرے والد ماجدؒ تھے۔ عالم رویا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور دیکھا کہ سیرۃ النبی بارگاہ رسالت میں پیش کی گئی، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا اور اس پر اظہار خوشنودی سے مزید سرفرازی ہوئی۔ حضرت مصنف کی محنت ٹھکانے لگی اور جیتے جی اس کی بشارت پالی ع یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا۔

(تذکرۂ سلیمان از غلام محمد صاحب بی اے عثمانیہ صفحہ ۴۷)

۹۴

مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی سید احمد مرحوم کی اہلیہ مرحومہ میری والدہ ماجدہ مرحومہ کی حقیقی بھتیجی تھیں اور باقی دو ہوئیں غیر خاندانوں کی تھیں۔ دوران قیام مدینہ منورہ وہ چاہتی تھیں کہ تمام نظام خانہ داری ہر ایک کا علیحدہ کر دیا جائے مگر سرمایہ کی کمی اجازت نہ دیتی تھی۔ ناگوار امور پر صبر کرنا اور کرانا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ ایک روز والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا کہ حجرۂ مطہر نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں قبر شریف پر چارپائی بچھائی ہوئی ہے اور اس پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لیٹے ہوئے آرام فرما رہے ہیں اور والدہ ماجدہ پیچھے بیٹھی ہوئی آپؐ کی کمر دبا رہی ہیں۔ یکایک سامنے سے بڑے بھائی صاحب مرحوم کی اہلیہ آئیں تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے والدہ ماجدہ کو مخاطب کر کے فرمایا "تم ان کو جدا کیوں نہیں کر دیتی ہو" یہ خواب صبح والدہ ماجدہ نے والد ماجد سے ذکر کیا جس پر والد صاحب نے اسی روز سب کو جدا کر دیا۔

(نقش حیات جلد اول از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ صفحہ ۷۰)

۹۵

اپنی خود نوشت سوانح جلد اول میں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ مدینہ شریف کے قیام کے دوران میں میں نے دیکھا خواب کی شکل میں کہ باب السلام سے (مسجد نبوی سے سب سے بڑا دروازہ جو کہ بجانب مغرب واقع ہے) مسجد میں داخل ہوا اور حجرہ مطہرہ کی جانب جارہا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر مبارک پر ایک کرسی پر رونق افروز ہیں۔ قبلہ کی طرف آپؐ کا چہرہ مبارک ہے۔ میں داہنی جانب سے حاضر ہوا۔ جب قریب پہنچا تو آپؐ نے مجھ کو چار چیزیں عطا فرمائیں۔ ان میں سے ایک علم ہے۔ باقی تین اشیاء یاد نہ رہیں کہ کیا تھیں۔ اس کے بعد میں کرسی کے پیچھے سے ہوتا ہوا ایک باغ میں (جو کہ بجانب قبلہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آگے تقریباً دس بارہ گز دوری پر واقع ہے) داخل ہوا۔ اس میں میوہ دار درخت ہیں جن کی اونچائی قد آدم سے کچھ تھوڑی ہی زیادہ ہے۔ ان درختوں کے پتے سیب کے پتوں جیسے ہیں اور ان میں پھل کالے کالے لگے ہوئے ہیں اور کچھ لوگ ان درختوں میں سے پھل چن چن کر کھا رہے ہیں۔ میں نے بھی ان سیاہ پھلوں کو توڑ کر کھایا۔ مقدار میں یہ پھل چھوٹے انجیر کے برابر تھے مگر ان کا مزہ ان موجودہ تمام پھلوں سے علیحدہ اور

اس قدر لذیذ تھا کہ اس قدر لذیذ پھل میں نے کبھی نہ کھائے۔ اس کے بعد میں نے ایک درخت اسی باغ میں بڑے شہتوت کا دیکھا جس میں شہتوت لگے ہیں جن کے پکے ہوئے پھل زرد رنگ کے ہیں۔ میں نے اس میں سے پکے ہوئے شہتوت توڑے اور میں سمجھ رہا ہوں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے اور یہ شہتوت آپؐ کے واسطے لئے جا رہا ہوں۔

(نقش حیات جلد اول از حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ صفحہ ۹۲) انہیں نے یہ خواب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ معلوم نہیں باقی ہیں کو کسی چیزیں عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ بھی ملے وہ خیر ہی ہے۔)

۹۶

منظفر گڑھ کے ایک مولوی صاحب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی - وہ اس طرح کہ ایک جلسہ گاہ کے صدر مقام پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں - آپؐ نے مولوی صاحب کو بلا کر فرمایا کہ احمد علی (رحمۃ اللہ علیہ) کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام خوب جم کر کرے -

("خدام الدین" بیادگار شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ شیرانوالہ دروازہ لاہور ۲۲، فروری سنہ ۱۹۷۳ء صفحہ ۱۶)

۹۷

مجھے ایک ثقہ اور معتبر آدمی نے فرمایا جو اہلسنت والجماعت میں سے ہیں اور لائل پور کے رہنے والے ہیں اور ۱۳۷۲ھ میں حج کر کے آئے ہیں۔ تبلیغی سلسلہ میں ملک شام کے اندر بھی گئے وہاں کے بزرگوں اور اولیائے کرام کی زیارت کا شرف حاصل کیا وہاں کے ایک بہت بڑے عالم کامل اور ولی خدا نے خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے فرمایا "کہ اللہ تعالٰے نے دین اسلام کو بلند کرنے اور چمکانے کا ارادہ کر لیا ہے" پس اے مسلمانو ہمت اور اخلاص سے تعلیم، تدریس، تبلیغ، جہاد اور ذکر الٰہی وغیرہ دینی کام ذوق و شوق سے انجام دیتے رہو اللہ تعالٰے کی مدد تمہارے ساتھ ہے

("مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے" از مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی صفحہ ۱۲)

(۹۸)

مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۵۷ء کو صوفی عاشق محمد صاحب نے بر مکان حاجی محمد سلیم صاحب رات کو سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان صاف ستھرا ہے جس میں قافلہ جا رہا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اونٹنی پر سوار ہیں۔ قافلہ بیت اللہ شریف کی طرف جا رہا ہے اور ہم باری باری سے سوار ہو رہے ہیں۔ صوفی محمد علی صاحب امام مسجد دارالسلام ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم بھی سوار ہو جاؤ۔ اس پر صوفی صاحب اونٹنی پر سوار ہو جاتے ہیں تو پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صوفی صاحب امام الاولیا ہیں۔ بات یہ ہے کہ صوفی عاشق محمد صاحب نقشبندی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ میں نے کہا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں تو مجھ سے مل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے خود ان کو میری حالت بتلا دی کہ میرا حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنا تعلق ہے اور کیا عقیدہ ہے اور خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے جواب دے دیا۔

("اللہ کی آواز مخلوق کے لئے" بعض حالات امام الاولیاء صوفی محمد علی صاحب صفحہ ۱۴۱)

(۹۹)

حضرت خواجہ محمد عبدالمجید احمد صاحب (پیر صاحب دیول شریف) کی عمر ابھی اکتیس برس کی تھی کہ سایۂ پدری سر سے اٹھ گیا۔ اسی سال دیول شریف کی مسجد میں کابل سے حضرت خواجہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب تشریف لائے اور وہاں تیرہ دن قیام فرمایا۔ انہوں نے جب بیعت کے لئے فرمایا تو پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ معلوم ہوا کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۹۹ صورتوں میں دیکھا ہے جب کہ پیر صاحب نے اس وقت تک آپؐ کو صرف سات صورتوں میں دیکھا تھا چنانچہ پیر صاحب نے بیعت کر لی۔ حضرت عبدالرحمٰن نے پیر صاحب کو خلافت قادریہ تفویض فرمائی اور اپنی زندگی کی ساری کمائی ان کے حوالے کر دی۔ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی تھی کہ انہیں ایک ایسا ارادت مند بخشا جائے جس کی خدمت سے سارے جہاں کی خدمت پوری ہو جائے چنانچہ اس مہینہ میں دربار خداوندی دربار حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دربار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے مجھ کو حکم ملا کہ دیول شریف جا کر ابن عبداللہ (پیر صاحب دیول شریف) کو ان کا حصہ تفویض کر دوں۔

(شجرہ عالیہ خضریہ قادریہ از مولس زبیری صاحب)

۱۰۰

مرضیہ خاتون بی اے مؤلف کی مرحومہ اہلیہ نے اپنے انتقال سے تین ہفتہ پہلے ۹ جولائی ۱۹۶۱ء کی رات کو خواب میں آخری بار حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کی اور دن میں ان الفاظ میں اپنا خواب مجھ سے بیان کیا "میرا انتقال ہوگیا ہے اور میں نے وصیت کی ہے کہ آپ میرے جنازہ میں شامل نہ ہوں۔ اس پر میں نے دیکھا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ نفس نفیس میرے سامنے تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اتنی پڑھی لکھی اور سمجھدار خاتون ہو کر ایسی وصیت کر رہی ہو شوہر کو محروم رکھنا چاہتی ہو؟ اس پر میں نے عرض کیا کہ پھر جیسا آپؐ حکم فرمائیں گے ویسا ہی ہوگا۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا تو جنازہ ہی نہ اٹھے گا جب تک تمہارا شوہر شامل نہ ہو جائے گا" (ایسا ہی ہوا) یکم اگست ۱۹۶۱ء دو بجے شب مرحومہ کا انتقال ہوگیا جبکہ میں راولپنڈی میں تھا۔ یکم اگست کو صبح ۹ بجے مجھے ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع ملی۔ وزیر آباد کے پاس سیلاب آگیا تھا مگر اس کے باوجود قدرت نے مجھے سوا دو بجے اسی دن لاہور پہنچا دیا اور عصر مغرب کے درمیان مرحومہ کو اپنے ہاتھ سے قبرستان میانی صاحب لاہور میں سپرد خاک کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالےٰ غریقِ رحمت فرمائے آمین ثم آمین (مؤلف)

ضروری

مشکور ہوں گا اگر آپ حسب ذیل معلومات فراہم فرمائیں گے:-

(۱) آپ کی رائے اس کتاب کے متعلق کیا ہے؟۔

(۲) اگر آپ کو کسی رویائے صالحہ کا علم ہو تو بمعہ حوالہ (کتاب و مصنف کا نام اور صفحہ نمبر) عنایت فرمائیں۔ رویائے صالحہ کے کسی حصہ میں بشکریہ شائع کر دیا جائے گا۔ لیکن شائع کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ خود مؤلف کتاب کرے گا۔

(۳) اگر آپ رویائے صالحہ حصہ دوم اشاعت کے فوراً بعد حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی فرما کر تین روپیہ (قیمت و رجسٹری محصول ڈاک) حسب ذیل پتہ پر بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں۔

"مکتبہ شکوریہ" عبدالشکور منزل" ۵۹۱ ڈی سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

والسلام

محمد عبدالمجید صدیقی

۱۴ / اگست ۱۹۶۳ء

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا صحیح طریقہ اور اس کی شان

چار رکعت برائے صلوٰۃ التسبیح کی نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور پھر پندرہ دفعہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (یہی صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح ہے جو ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ اور پوری نماز میں ۳۰۰ مرتبہ پڑھی جاتی ہے) پھر پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور پھر الحمد شریف اور کسی سورت کے پڑھنے کے بعد دس مرتبہ پڑھے تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ) بعدہ رکوع میں جائے اور رکوع کی تسبیح کے بعد اور دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ پھر کھڑا ہو کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے۔ پھر بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت یوں شروع کرے کہ پہلے پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے پھر الحمد شریف اور کسی سورت کے پڑھنے کے بعد دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھے اور پھر بالکل اسی طرح پڑھتا چلا جائے جس طرح پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہے اور اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت بھی پوری کرے۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ وَالْعَصْرِ۔ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۔ اور سورۂ قل ہو اللہ شریف یا اِذَا زُلْزِلَتْ۔ وَالْعٰدِيٰتِ سورۂ نصر و اخلاص کا صلوٰۃ التسبیح میں پڑھنا کئی روایات سے ثابت ہے۔

فخرالاولین والآخرین سیدالانبیاء والمرسلین نبی امیؐ علیہ التحیۃ والتسلیم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صلوٰۃ التسبیح کی تعلیم فرمائی اور فرمایا جو یہ عمل کرے گا اللہ تعالےٰ اس کے اگلے پچھلے نئے پرانے سب گناہ چاہے وہ بالارادہ کئے گئے ہوں۔ یا بغیرارادہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر معاف فرمادے گا۔ اگر ہوسکے تو ہر روز یہ نماز (صلوٰۃ التسبیح) پڑھ ورنہ ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرو۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو مہینہ میں ایک بار پڑھ لیا کرو اور اگر یہ نہ ہوسکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو تمام عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔ بزرگوں نے جمعہ کے دن اس نماز کے پڑھنے کی بہت تاکید کی ہے۔ اگر مہینہ میں پڑھے تو جمعرات کے دن۔ اگر سال میں پڑھے تو عاشورہ کے دن اور اگر روز پڑھے تو بعد نماز اشراق۔ اگر سجدہ سہو کی ضرورت پڑے تو سجدے میں صرف سبحان ربی الاعلےٰ پڑھے تسبیح نہیں ورنہ اس طرح ایک رکعت میں تسبیح کی تعداد (۷۵) سے زیادہ ہوجائے گی۔ اگر کہیں بھول کر تسبیح کم پڑھی تو اگلے رکن میں کمی پوری کرلے لیکن قومہ اور جلسہ میں زیادہ نہ کرے حضرت عبدالعزیز بن داؤدؒ فرماتے ہیں کہ جو جنت کی خواہش رکھےؒ اس نماز کو پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے۔ حضرت ابوعثمان زاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس نماز سے زیادہ سختی اور غم کو دور کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں۔ اکثر آئمہ و مشائخ نے اسے پڑھا ہے:۔

تمت بالخیر

کتابت:۔ از مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد سرائے سلطان لاہور